سہ ماہی
سرائیکی
بہاولپور
ہݨ تھی فریدا شاد ول موجھاں کوں نہ کر یاد ول
جھوکاں تھیسن آباد ول ایہا نئیں نہ وہسی ہک منڑ

طارق محمود۔ کمشنر بہاولپور ڈویژن

حسین احمد مدنی

اسسٹنٹ ڈائریکٹر انفارمیشن بہاولپور

شاہد حسن رضوی

سیکرٹری اردو اکادمی بہاولپور

بانی: سیّد نذیر علی شاہ (مرحوم)

سہ ماہی سرائیکی بہاولپور

ترجمان: سرائیکی ادبی مجلس

جلد نمبر ۱۰، ۱۱   اکتوبر ۱۹۹۵ء تا مارچ ۱۹۹۶ء   شمارہ نمبر ۲۶، ۲۷

قیمت فی پرچہ ۱۵ روپے
سالانہ ۶۰ روپے

مقام اشاعت: جھوک سرائیکی بہاولپور

سید دین محمد شاہ ایڈیٹر و پبلشر نے جھوک سرائیکی بہاولپور سے شائع کیا

تندیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE COW

البقرہ

کیف تکفرون باللہ و کنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون۔ ۲۸

How can you deny Allah and you were without life and He gave you life. Again He will came to die and again bring you to life then you shall be brought back to Him

کافرو تساں اللہ دا انکار کیویں کر سگدے ہیوے (حالت اے ہے جو) تساں بے جان ہاوے، اوں ذات نے تساڈے وچ جان پاتی، ول اوہو تساکوں موت ڈیسی، ول اوہو تساکوں جیندا کریسی، ول تساں ہوں ذات کول گھن آئے ویسو

ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا ثم استوی الی السماء فسوھن سبع سموت و ھوبکل شئی علیم۔ ۲۹

He it is Who created for you all that is in the earth and He directed Himself to the heaven so He made them complete seven heavens and He is Knower of all things

اوہا ذات ای ہے جیں سب چیزاں بھرمیاں زمین وچ ہن تساڈے واسطے پیدا کیتن ۔ ول اسماناں دی طرف توجہ کیتی ، تاں انھاں کوں ٹھیک ست اسمان بنا ڈتے ۔ تے او ذات سب چیزاں کنوں واقف ہے

گالھ مہاڑ

جذبات و احساسات دے اظہار کیتے لفظ بنیادی حیثیت رکھیندن ۔ تخلیق انساں لفظاں دی سوہنڑیں
چنگر تے سوچاں دی انفرادیت دا ڈوجھا ناں ھے ۔ اساڈے تخلیق کار لفظاں دی ورت ' سوچاں دی ندرت
جذبات دی ترجمانی کرن دا سلیقہ رکھیندن۔ ایندا ثبوت نویاں چھپن والیاں کتاباں ھن جنہاں وچ ونکو ون
موضوعات کوں پھلاں دے گلدستے وانگوں سجاتے پیش کیتا ویندا ہے تے اے فن پارے ادب دا شاہکار ھن
شاعری وچ نویں تجربے ھیت دے نویں اسلوب اساڈے سامنے آندے پئن ' اینویں ہی نثری ادب
اصناف دے نویں نویں رنگاں نال سنگریا پنگریا نظر آندے تے کہیں بئ زبان کنوں پچھوں کینی ۔ پر ایندے
باوجود وی اساڈے لکھاری اپڑیاں لکھتاں دے معاملے وچ محتاط رویہ رکھیندن ۔ اساکوں اپڑیاں سنگتیاں کنوں
گلہ ہے جو او اساڈے ادبی کارواں وچ شامل تھیون توں اجتناب کریندن ۔ پر اساں وی ایں سفرکوں جاری رکھن
دا تہیہ کیتا ہے ۔ بس تہاڈی سرپرستی دی ضرورت ہے

اے ٹھیک ھے جو بعض دفعہ پروف ریڈنگ تے سرائیکی وچ شائع تھیون والیاں تخلیقات توہاڈیاں سوچاں
دے مطابق نی ہوندیاں ۔ ایندے باوجود وی اساں کوشش کریندوں جو پرچے کوں معیاری بنا سگوں ۔ ایں کوشش
وچ اساں کہیں حد تک کامیاب وی تھی چکے ھیں

آئندہ شمارہ گیٹ اپ تے سائز دے حوالے نال مختلف ہوسی ۔ اساں ایں شمارے کیتے توہاڈیاں لکھتاں
دے منتظر ھے

توہاڈا

نواز کاوش

مدیر

تکلف بر طرف

سید دین محمد شاہ

چاندی کو سونا بنائیں
جدید نسل کشی اپنائیں

یہ "شعر" ہسپتال مویشیاں کے باہر لکھا ہوا شاید آپ کی نظر سے گزرا ہو۔ اس میں جانوران کرام کے لئے ان کے مالک حضرات کے توسط سے ایک پیغام ہے، مفید مشورہ ہے اور جہاں ایسا نیک مقصد ہو وہاں مصرعوں میں وزن وغیرہ کا خیال نہیں رکھا جاتا۔

یہی صورت حال جدید شاعری میں دیکھنے کو ملتی ہے جس میں مختلف اشعار میں لمبائی چوڑائی کی پابندی نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض اوقات الفاظ جتنے بے وزن ہوں نظم اتنی ہی قابل داد ہوتی ہے۔ جملے جتنے زیادہ بے ربط، شاعری اتنی حسین۔ اس لئے کہ اصل چیز وہ جذبہ اور مستی ہے جو ان الفاظ میں پنہاں ہوتی ہے، جیسا کہ اوپر کے شعر سے ظاہر ہے۔

جہاں تک جذب اور مستی کا سوال ہے، تو درج ذیل قوالی ملاحظہ فرمائیں....

میں شرابی، میں شرابی
میں شرابی، میں شرابی ---------- ترا در رحمت

میں شرابی ---------- در رحمت

یہ سن کر عام آدمی یہ سمجھے گا کہ قوال شاید فرشتوں کو بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہا ہے ۔ مگر ایسی کوئی بات نہیں ۔ وہ بیچارہ تو خود گم ہے ، اسے جذب اور مستی میں ہوش ہی نہیں کہ کیا کہہ رہا ہے ۔

یا اللہ ، یا رسول

(فلانی) بے قصور

یہ اور اس طرح کے دیگر سیاسی نعرے لوگوں کی توجہ کا مرکز ہوتے ہیں ۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں ان کے پیچھے کتنا اعلیٰ مقصد ، دلی جذبات اور نیک خواہشات پوشیدہ ہیں ۔ ایسی صورت میں ردیف قافیہ کو نہیں دیکھا جاتا ۔

کسی کے دل میں اتر کر اپنا مقصد حاصل کرنا یا کسی کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانا بہت بڑا فن ہے ۔ مثلاً بہاولپور میں کسی زمانے عباسیہ ٹاکیز پر ہر اتوار انگریزی فلم لگتی تھی ۔ ہم وہ ضرور دیکھا کرتے تھے ۔ انگریزی تو سمجھ نہیں آتی تھی تاہم کچھ " حاصل " کرنے کا جذبہ ہمیں کھینچ لے جاتا تھا ۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب آتش جوان تھا ۔ ایک دفعہ سینما والوں نے " جنگل کوئین " فلم منگوائی ۔ ان دنوں شہر میں کسی نئی فلم کے لئے ٹانگے پر گھنٹی اور ڈھول والا ڈنکے کی چوٹ مشتہری کیا کرتا تھا ۔ جب اس فلم کی آواز ہمارے کانوں میں پڑی تو سچ مچ دل پر چوٹ سی پڑی ۔ ایک تو " کوئین " پر ہم چونکے ۔ ہمارے مشرقی مصور ، آپ کو معلوم ہے ، کسی ملکہ کی تصویر کشی کیسے کرتے ہیں ۔ یہ موٹی بڑی بڑی آنکھیں ، کان سے ناک تک ، پورے چہرے پر آنکھ ہی آنکھ ، نشیلی ، اور ، پھر ملکہ بھی جنگل کی ! ہم نے سوچا فلم کے ڈائریکٹر کو آخر کیا سوجھی ؟ جنگل ہے ، تو ندی نالے ہونگے ۔ اس کمینے ، بے شرم ڈائریکٹر نے ملکہ کو نہاتے کیسے دکھایا ہو گا ---- اور پھر ---- پھر جنگل کا معاملہ ہے ، لباس کہاں ؟

درخت کے پتوں میں چھپایا ہو گا کیا ؟ لاحول ولا یارو ، فلم والوں کو آخر سوجھی کیا ! ہم نے تو خیر بہر صورت جانا ہی تھا ۔ چنانچہ ایسے ہی " رومانی خدشات " کو ذہن میں چھپائے سینما پہنچے ۔

ٹکٹ گھر پر بھیڑ تو تھی ، دھکے بھی لگے مگر جب ایک " مقصد " ہو تو انسان ہر صعوبت خوشی خوشی برداشت کر لیتا ہے ۔ اچھا جی فلم شروع ہوئی ------- فلم چلی تو انکشاف یہ ہوا کہ جنگل کوئین ایک کشتی کا نام ہے ۔ ایک بڑی سی کشتی پر موٹے حروف میں لکھا تھا Jungle Queen جس میں ایک ادھیڑ عمر انگریز جوڑا سائنسی معلومات کے لئے جنگل میں پھرتا رہا ۔ کبھی مچھروں کے دیس میں ، کبھی دلدلی علاقے میں ۔ یہ دیکھ کر تو ہمارے اوسان خطا ہو گئے ۔ ہمارے ساتھ ایک دوست بھی تھا ۔ ہم ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر شرمائے ، یا شاید پچھتائے ۔ الائچیاں منہ میں رکھیں تو کڑوی لگیں۔ گنڈھیریاں چوسیں تو پسینہ بن کر ٹپ ٹپ ۔ آخر فلم ادھوری چھوڑ کر باہر نکل آئے ۔ ہم تو گئے تھے "اصلاح احوال" کے لئے ورنہ یہ ڈائریکٹر پروڈیوسر---- " یار چھوڑو یہ انگریز ، کافر ، ----- دوزخی ، بے غیرت قوم ہے ، ان کا کبھی اعتبار نہ کرنا ، موذی ، حرامزادوں کی نسل " !

بات یہ ہو رہی تھی کہ اپنی بات منوانا بہت بڑا فن ہے ہم بھی ، بڑے نہ سہی ، فن کار ضرور ہیں ۔ ایک سنیاسی باوا نے کراچی سے پشاور تک تمام اہم سڑکوں کے کنارے دو رویا اپنی دکان کی مشتہری کرا دی ہے ۔ ہر دیوار ، ہر درخت ،ہر چٹان پر آپ کو اس کا اشتہار نظر آئے گا ۔ مگر جو کام ہم کیا وہ سنیاسی باوے کی سوچ سے بھی باہر ہے ۔ تاہم ہمارے کام کر ہونے کا ایک سیزن ہوتا ہے ۔ یعنی " انتخابات " ملک میں انتخابات کا اعلان ہوتے ہی ہم حرکت میں آ جاتے ہیں ۔ اور حرکت میں بڑی برکت ہوتی ہے ۔ ہم حرکت یہ کرتے ہیں کہ اپنے علاقے کی ہر بے جان شئے پر اشتہارات اور لکھائی کرا دیتے ہیں ۔ اتفاق سے اسے ایک خوشگوار اتفاق ہی سمجھ لیں ، کہ ہمارے حلقے میں ایک قبرستان بھی ہے ۔ ہم قبروں تک پر چاکنگ کرا دیتے ہیں ۔ اہل القبور

میں سے کوئی روکنے والا تو ہوتا نہیں ۔ اور قبروں پر مشتہری ہمیشہ ہماری کامیابی کی ضمانت ثابت ہوئی ہے ۔ یہ ایک سادہ سا نفسیاتی نقطہ ہے کیونکہ جو لوگ جنازہ اٹھا کر لے آتے ہیں ان کے دل رو رو کر پہلے ہی نرم ہو چکے ہوتے ہیں ۔ ان کے دلوں میں حسد ، رقابت جیسی میل نہیں رہتی ۔ ادھر سامنے ہمارا انتخابی نشان ، " چھتری " ---- سایہ خدائے ذوالجلال ، اور پھر موقع محل کی مناسبت سے گوناگوں Adjectives پر خلوص --- ہمدرد ---- خدمت کے جذبے سے سرشار -- بے لوث ---- ، صاف گو ---- دیانتدار ، نہ جھکے نہ بکے --- آپ کا ساتھی ، ہمدم اور غمگسار ---- ، بس غمگساری پر تو پتھر سے پتھر دل بھی موم ہو جاتا ہے ۔ مردے کے لواحقین ، جو غم سے پہلے ہی نڈھال ہو چکے ہوتے ہیں ، وہ جہاں اپنے مرحوم عزیز کی مغفرت کے لئے دعا مانگتے ہیں وہاں ہمارے حق میں بھی آمین کہہ جاتے ہیں ۔ ہمارے ایجنٹ ہر موت فوت کی اطلاع ہمیں پہنچاتے رہتے ہیں ۔ پھر ہم سوئم ، ہفتم ، چہلم تک ان کے غم میں برابر اور مسلسل شریک رہتے ہیں ۔ مردے کے لئے جنت الفردوس تو یقین سے کوئی نہیں کہہ سکتا بھئی ، مگر پسماندگان ووٹران کے لئے یہ پیغام کہ ہمارے " دروازے خدمت کے لئے ہر وقت کھلے ہیں " ---- ہمارے حق میں فیصلہ کن ثابت ہوتا ہے ۔ مشتری ہوشیار باش !

❖❖❖❖❖❖❖

کلام فرید

ترجمہ محمد عزیز الرحمن

پیشکش! سید دین محمد شاہ

سرائیکی	اردو
حسن قبح سب مظہر ذاتی ہر رنگ میں بیرنگ پیارا	اچھائی اور برائی سب اسی ذات کے مظاہر ہیں اور ہر رنگ میں وہی فائل حقیقی ہے یعنی باوجودیکہ ہر رنگ میں وہی جلوہ گر ہے مگر خود بے رنگ اور بے نشان ہے
نحن اقرب راز انوکھا و ہو معکم ملیا ہوکا سمجھ سونجانو عالم لوکا ہے ہر روپ میں عین نظارا	نحن اقرب (ہم انسان کی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں) کا راز عجیب و غریب ہے اور و ہو معکم (اللہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو) کی منادی، بھی ہو چکی ہے۔ اے دنیا کے لوگو اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو اور پہچان لو کہ ہر صورت میں عین اسی کا جلوہ ہے
حسن ازل دی چال عجیبے طرح لطیفے طرز غریبے آپ ہی عاشق آپ رقیبے تھی دلبر جگ موہیس سارا	حسن ازل کی چال عجیب اور لطیف ہے اور طور طریقہ انوکھا ہے وہ خود ہی عاشق اور خود ہی رقیب ہے اور خود ہی دلبر بن کر ساری دنیا کو موہ لیا ہے

کہ مطرب کہ تان ترانے
کہ عابد کہ نفل دوگانے
کہ صوفی سر مست یگانے
کہ رنداں میں کرے اوتارا

کہیں مغنی اور تان ترانے ہیں کہیں عابد کی صورت میں نفل دوگانے ادا کرتا ہوا دیکھا جاتا ہے کہیں سرمست یکتا صوفی کے وجود میں جلوہ فرما ہے اور کہیں اس کا جلوہ رندوں میں ظاہر ہو رہا ہے

کیا افلاک عقول عناصر
کیا متکلم غائب حاضر
سب جانور حقیقی ظاہر
کون فرید غریب وچارا

آسمان، فرشتے، عناصر(اربعہ) متکلم غائب اور حاضر ہر چیز میں وہ نور حقیقی ظاہر ہے۔ فرید غریب بے چارا کون ہے (جو اس کی صفات کو بیان کر سکے)

خدا کوڑ نہ مراوے

سید دین محمد شاہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ دے ڈو پتراں ہابیل تے قابیل دے سچے واقعے دا قرآن مجید وچ ذکر فرمائے جو، ڈوہاں بھراواں نے آپنڑیں رب دے حضور قربانی پیش کیتی۔ اوں زمانے قربانی ہک میدان وچ رکھ ڈتی ویندی ہئی۔ جیڑھی قربانی قبول تھیوے ہا اوکوں اسمانی بجلی دا اشارہ تھیندا ہا---- اللہ سئیں کوں ایویں منظور ہا، تے ہابیل دی قربانی منظور تھی گئی۔

ایں گالھ توں قابیل چڑ گیا، تے اپنڑے آپ وچ پھکا تھیا۔ قابیل عمر وچ وی ہابیل کنوں وڈا ہا تے شرارتی تے فسادی ہا۔ ہیں کیتے قابیل نے ہابیل کو دھڑکا ڈتا جو میں تیکوں قتل کر ڈیساں۔ ہابیل نے بھرا کوں سمجھایا وی، جو "اللہ سئیں ہوں شخص دی قربانی قبول کریندے جیڑھا اوندا آکھیا منیندے۔ جے توں میکوں قتل کرنڑ کیتے ہتھ چیسیں تاں میں تیڈے اتے وار کرنڑ کیتے ہتھ کئیناں چیساں۔ میکوں تاں رب سئیں کنوں ڈر لگدے۔" قابیل نے آکھیا میں تیکوں کائیناں چھڑیساں۔ "ہابیل نے جواب ڈتا توں جے میکوں مار گھتیسیں تاں میڈے گناہاں دی پنڈ وی توں چیسیں، تے آپڑیں گناہاں دی پنڈ وی، تے دوزخ وچ سڑسیں۔" پر قابیل سزا کنوں نہ ڈریا۔ اوکوں ول وی سمجھ نہ آئی۔ اوں نے ظلم کیتا، تے معصوم بھرا کوں قتل کر ڈتا۔ زمین تے اے پہلا فساد، تے پہلا قتل ہا۔

جیڑھے ویلے قابیل کنوں خون تھی گیا تاں او گھبرانڑں۔ آپنڑیں بھرا دی مردہ لاش ڈیکھ تے پریشان تھیا، جو ہنڑ کیا کرے؟ اتنے وچ اللہ سئیں نے ہک کاں کوں بھیجیا جئیں قابیل

دے سامنے زمین کھٹݨ شروع کر ڈتی ۔ او کاں اے سمجھاوݨ آیا ہا جو مرنے دے ماریا ، آپݨیں شہید بھرا دی لاش کوں ایں طرح زمین وچ پور ڈے ۔ قابیل دے دل وچ اے خیال آیا جو میں کنوں تاں اے کاں وی سیاݨاں اے ۔ میں اتنا چٹ ہاں جو آپݨیں بھرا دی لاش وی لکانے نی لا سگدا ۔

قرآن مجید وچ ایں قصے دے بیان دے بعد بنی اسرائیل دی طرف اے اشارہ ہے جو جیڑھا ناحق خون کریسی او نقصان چیسی ۔ ملک وچ فساد تے خرابی ، بدامنی پھیلاوݨ بھوں وڈا ظلم اے ۔ اللہ سئیں صاف ڈسا ڈتے جیڑھا ناحق ہک بندے دا وی خون کریسی تاں ایویں سمجھے جیویں اوں نے پوری انسانیت دا خون کیتے ۔ اتے جیڑھا ہک آدمی دی جان بچیسی او وی ایویں ہے جو پوری مخلوق تے احسان کیتس ۔

اللہ تعالیٰ رب العالمین اے ۔ اوندے اصول ابدی ، اٹل تے منصفانہ ہن ۔ تقدیر دی اے سچائی ہر زمانے تے ہر قوم دے واسطے ہے ۔ فساد تے خوناں خانی نال قوماں تباہ تھی ویندن ۔ اج وی جیڑھے لوک ھسدی وسدی دنیا وچ سازشاں کریندن ، فساد رہزنی تے ڈکیتیاں کوں شغل بنائی کھڑن او اللہ تعالیٰ دے غضب دے مستحق ہن ۔ قادر مطلق دا اے فیصلہ ہے جو ہک بے گناہ دا خون کرݨ ایویں ہے جیویں جو پوری مخلوق دا خون کرݨ اے ۔ جیڑھا امن کوں نقصان پچیسی اوندے کیتے ڈینہہ قیامت دردناک عذاب تیار ہے ۔

اج ہر پاسے بدامنی ہے ۔ دھوکے بازی ، لٹ مار تے آپ تڑاپی ہے ۔ حرص و ہوس تے مہنگائی نے شکل وگاڑ ڈتی ہے ۔ قتل ، رہزنی تے انتقام دی وجہ توں ملک وچ خوف تے ہراس اے ۔ تے ایندی وجہ وی سمجھ آندی اے ۔ اج کہیں شہر دے سینما ، ٹھیٹھر دے اشتہارات تے نظر چا سٹو ۔ تہاکوں قد آدم تصویر وچ ہیرو کلاشنکوف چاتے نظر آسی ۔ ڈالیں ، ہیروئیناں ، پتلوناں پاتی جنگھاں کھنڈائی خنجر چائی کھڑن ۔ متھے تے حیا دی لکیر دی بجائے تریڑی ، ہتھ وچ او

خنجر جیندی زبان کنوں ٹپ ٹپ تازہ خون تردا پئے ۔ اپنی جانؔ او مشٹنڈی انصاف پئی منگدی اے ۔ اے ہے اساڈے اج دے معاشرے دا حسن ! وڈائی تے بہادری دے ایہے نظارے تاں عام لوکاں کوں متاثر کریندن ۔

ٹی وی تے ڈیکھنؔ ، سننؔ توں اساکوں کیا ملدے ؟ تفریح کیتے کوئی گاونؔ ---- نکھے نیلے ، پیلے ہوچھے سین ، جیویں اولڑیں تے پچھاویں ۔ نینگر بال بالڑیاں وال کھولی شطان دے شطونگڑیاں واکوں نچدے ٹپدے پئن ۔ ہنیں کوئی درخت دے چڑھیا کھڑا ہا ، تے ول پتے اے لگدے جو سمندر وچ پئے گئے ، کہیں ویلے تیز تیز ---- اگو پچھوں پاگلاں وانگوں ، چیکا پاکاں ، ہو ہا دا شور ---- اکھیندن گاون روح دی غذا اے ۔ اج کل ساڈی غذا ایہا ہے ! اے اج اساڈی تفریح اے !

اساڈی قوم دا مزاج ہے عجب ۔ کہیں ہک جھاڑے دا اخبار چاتے ڈیکھو تا سہی ۔ کتھائیں کروڑاں روپیاں دی بنک ڈکیتی پئی پوندی اے ، تے کتھائیں منصوبیاں دا افتتاح پیا تھیندے ۔ نہ ڈاکو افتتاح تے اپنا وقت ضائع کریندن ، نہ سرکار ڈاکواں دے کم وچ دخل ڈیندی ہے ۔ ہر کوئی آپنیں آپنیں کم وچ ردھا ہوئے ۔ ہک جاہ تے میلیاں جھمریں دا شور اے تے بئی جاہ تے اجتماعی آبروریزی ، نال نال ! اگر ہک شہر وچ لاشاں پیاں ڈھاندن تاں بئے شہر وچ مشاعرے دی واہ واہ دی مکرر داد ہے ، بس نیڑے ، نیڑے بم دھماکے ، منشیات دے نال ورائٹی شو دیاں رونقاں ، ھک بئے نال چھکے کھڑن ۔ منشیات جے انٹرنیشنل سطح تے ہن تاں اساڈیاں اسلام آباد دیاں کانفرنساں دی انٹرنیشنل سطح تے ہن ۔

میڈا وس ڈاکواں یا سرکار تے تاں نی چلدا پر اج دے ادیب شاعر تے فن کار کوں اے عرض کرنؔ چاہنداں جو قوم دی سوچ وچ صحت مند تبدیلی گھن اون دی کوشش کرن ۔ ایں بھک ننگ ، خوف تے بے حیائی دے زمانے وچ داستاناں نہ سڑوان ۔ اے فرضی ڈرامے تے

لفظی غزلاں دا وقت نی ۔ روایتی ثقافت تے عشق معشوقی دی بجائے قوم دی اصلاح کیتی ونجے ۔

اگر دانشور تے محقق کہیں نظم دے مصرعے دے وزن تے تنقید کر سگدن تاں سچ تے کوڑ کوں کیوں نی نکھیڑ سگدے ؟ او ایں نقطے تے تحقیق کیوں نی کریندے جو لوک کوڑ کیوں مریندن ۔ کوڑ مارن وچ کیا چس اے ، تے سچ آکھن کیوں مشکل اے ؟ اساں اج ہک بئے دے اختلافات کوں برداشت نی کر سگدے ۔ نکی نکی گالھ تے طیش وچ آویندے ہیں ۔ اساں آپنْیں مخالف نال اے کواہ کریندے ہیں جو ملک برباد تھی ونجے ۔ چھوکرے میدان وچ کرکٹ کھیڈن ۔ انھاں دے بلیاں تے لکھیا ہوندے Cobra ۔ اساڈی خواہش ہوندی اے جو ڈوجھے کھڈاری کوں شالا کالا نانگ کھاوے ! اے اساڈی کھل ہس تے کھیڈ اے ۔ اساں چاہندے ہیں جو میدان وچ ، سیاست دا میدان ہووے بھاویں ادب یا اقتدار دا ، قابیل واکوں صرف اساں ای اساں ہووں ۔ بیا کوئی کیوں ہووے ۔

کہیں زمانے اساں ، میڈا مطلب اے کوئی ، معشوق کوں نشانی دے طور تے ڈیوے ہا ، تاں چاندی دا چھلا یا ریشمی رومال ۔ تے یار کنوں وڈی وڈائی منگے ہا تاں 'وعدہ وفا' ---- ترلے لاتے ۔ تے اج ؟ کوئی معشوق کوں قیمتی سینٹ دی شیشی تاں ڈیندے پر ، پچھو سینٹ کیڑھا ؟ 'Poison' ! وفا جفا گئی وانڑ وٹیندی ۔ اج دیاں محبتاں تے یاریاں ہن گاٹے بھن ۔ ہر پاسوں زہر پلٹی کھڑی اے ۔

اساڈی تجویز ہے جو اساں آپنْیں ایں رسالے ، سرائیکی ، کوں حوالے دا پرچہ بناوں ۔ اپنی قوم دے ڈکھ درد دے حوالے نال ، ہک عوامی پرچہ ۔ اگر اساڈے آرھوں باہروں کمین گتی اے تاں اساں ایندا ذکر کریسوں تے ایندے خلاف قلم چیسوں ، اساں ایں رسالے دے صفحے تحقیق تے انصاف کیتے رکھیسوں ۔ اساں منافقت تے کوڑ دے خلاف جہاد کریسوں ۔ کیا ہک ڈوجھے کوں

ہکی یا دھوکہ ڈیون اساڈی جبلت اے ، یا معاشرے تے ماحول دا اثر اے ؟ اے برائیاں کیوں ختم نی تھی سگدیاں ؟ اساں مثالی قوم کیوں نی بݨ سگدے ، اساڈی ہن اے سوچ ہے ۔

کیا قرآن مجید دے مثالاں کنوں سبق نی گھدا ونج سگیندا ؟ ایں لاریب کتاب وچ لطیف تے پاک ترنم ہے ۔ سچے تے پاکیزہ ، ابدی اصول ہن ۔ قاعدے قواعد ہن ، ڈراوے تے خوشخبریاں ہن ۔ کیا کوئی موضوع ایسا نی جیندے اتے اساڈا اج دا ادیب تے محقق ایں مبارک ، اسمانی کلام تے اپنا وقت لاوے !

اللہ تعالیٰ کل کائنات دا خالق تے مالک اے ۔ زمین تے اسماناں ، تے انھاں دے وچ جتنیاں شئیں ہن ساریاں اوں ذات دی ملکیت ہن ۔ او اول ، آخر اے ۔ جیڑھا کم کرݨ چاہندے صرف اے اکھیندے جو تھی ونج ----- بس او تھی ویندے ۔ حیاتی تے موت کوں ہر کوئی منیندے ۔ پر کن فیا کون دے اوں مالک تے قادر مطلق نے آکھے جو موت دے بعد ہوندے حضور حاضری وی تھیسی ۔ ہیں کیتے صرف ہوں ذات کنوں ڈرو تے صرف ہوں کنوں مدد منگو ۔ اوندا حکم ہے جو کہیں کوں اوندا شریک نہ بݨایا ونجے ۔ ایندے باوجود اساں اللہ تعالیٰ دے شریک بݨیدے ہیں ۔ قرآن مجید وچ ول ول اے ذکر ہے جو سب گناہ معاف تھی سگدن پر شرک کائیناں بخشیسی ۔ ول وی آدمی بئے بئے سہارے گلیندے ۔ کوئی ادیب ، دانشور تے محقق ایں موضوع تے کم کریسی ؟ جو آخر کیا مجبوری ہے جو لوک اللہ تعالیٰ تے بھروسہ نی کریندے ؟

توحید ہی تاں مومن دی اساس ہے ۔ توحید دا نظریہ پہلے نبی حضرت آدمؑ کنوں گھن تے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تئیں اسلامی عقیدے تے یقین ، ایمان دی بنیاد اے ۔ پیغمبر زمانے نال بدلدے آئے ہن پر توحید دا نقطہ ازلی ہے ۔ اے ہر زمانے ، ہر قوم دی سربلندی تے قوت دا مظہر ہے ۔ " کوئی پتا درخت توں نی ڈھاندا جیڑھا اللہ دے علم تے حکم

دے تحت نہ ہووے ، اے کوئی معمولی دعویٰ ہے "!

اللہ تعالیٰ دے علاوہ کہیں بئی ہستی تے اینجھا اعلان نی کیتا ۔ ایندے باوجود اساں اوں ذات دے شریک بنیندے ہیں ۔ اساڈی عقل پھری کھڑی اے ! آؤ اساں آئندہ منعقد تھیوݨ والی کہیں علمی ، ادبی تے ثقافتی انٹرنیشنل کانفرنس دا موضوع ہیں قرآنی اعلان کوں رکھوں تے آپݨیں بندگی دا حق ادا کروں ، سب کوڑ بھتو ۔ چھوڑ تے -----۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

سرائیکی

اپنے وطن کی زبان ہے ۔
ایک زندہ زبان ہے اسے زندہ رہنا
چاہیے ۔ یہ ایک وسیع متمول اور
چاروں صوبوں میں بولی ، سمجھی جانے
والی علاقائی زبان ہے ۔ اس لئے
ایم اے (سرائیکی) فارغ التحصیل
نوجوانوں کے لئے لیکچرر شپ کی
آسامیاں پیدا کی جائیں تاکہ ایف اے
بی اے کلاسوں میں سرائیکی
مضمون کی تدریس ہو سکے ۔
(چغتائی)

سال ۱۹۹۵ دا سرائیکی ادبی جائزہ

دلشاد کلانچوی

جوں جوں سرائیکی علاقے وچ لکھائی پڑھائی تے چھپائی دیاں سہولتاں تھیندیاں ویندیاں ہن تاں تاں سرائیکی کتاباں وی ڈھیر ساریاں لکھیندیاں تے چھپدیاں ویندیاں ہن تے شوق والیاں دے شوق پورے تھیندے ویندن۔ فوٹو سٹیٹ تے ٹریسنگ دے فن نے کتابت دے کم کوں بیا وی سوکھا تے سستا کر ڈتے تے کمپیوٹر نے ایں کم کوں تیز کر ڈتے۔ بس کوئی شئے لکھیج ونجے اوندے چھپن اتے بازار وچ آونجن دی دیر نہیں لگدی۔ ایں گالھوں تھوڑے پچھے وقت وچ سال ۱۹۹۵ دے سارے سرائیکی ادب دا جائزہ گھنن تاں مشکل ھے البتہ کجھ مختصر جائزہ ضرور پیش کریندا ں

ہر قسم دیاں سہولتاں دی ہووگی وچ ایں سال سرائیکی ادب وچ بہوں سارا ودھارا تھئے۔ کتاباں وغیرہ دی محض تعداد ای نئیں ودھی بلکہ ایہ پہلے کنوں زیادہ سوہنڑیاں وی چھپن۔ انھاں دے موضوعات وی ونکو ونکی دے آ گئین۔ ایہ دلچسپ وی ہن تے علم و ادب دے خزینے وی ہن

سب توں پہلے میں ہک سرائیکی دی مذہبی کتاب دا ناں گھنداں۔ ایہ "نماز محمدی" ہے۔ جہڑی ایں سال چھپی ہے ایندے وچ ہر قسم دی ہر موقعے دی نماز دے متعلق بہوں ساریاں گالھیں درج ہن تے سوکھے سرائیکی ترجمے نال چھپی ہے۔ ایندا ترجمہ فدا ملتانی کیتے۔ ایہ نماز' فرید سرائیکی سنگت' ڈیرہ غازی خاں کنوں مفت ملدی ہے۔ نظم وچ مذہبی کتاب "گلشن نعت" ہے۔ ایہ سلیم مبتلا دیاں نعتاں دا مجموعہ ہے تے بہوں سوہنڑاں مجموعہ ہے۔ بالاں دیاں نظماں والی کتاب "الے بلے بوں" دے کافی عرصے بعد ایں سال ابن کلیم احسن نظامی دیاں مختصر نظماں والی بالاں دی کتاب "الو لولی" ہک بہوں سوہنڑیں شئے آئی ہے۔ ایندے وچ بالاں کیتے نکیاں نکیاں نظماں ہن تے انھاں دے نال رنگ بھرن کیتے خاکے وی ہن۔ ایں کتاب دا مقصد بالاں وچ سرائیکی

لکھن پڑھن دا شوق پیدا کرن ہے

سال ۱۹۹۵ وچ جیویں میں آکھ آیاں نویں نویں موضوعات اتے کتاباں وی چھپن۔ انہاں وچوں ہک کتاب سرائیکی ثقافت دے متعلق ہے۔ ایہ جاوید احسن خاں دی کتاب "سرائیکی ثقافت" ہے ایندے وچ سرائیکی ثقافت دے ہر پہلو دے متعلق مواد ملدے ایہ بے حد فائدہ مند تے بھوں معلوماتی کتاب ہے

ڈوجھا نواں موضوع سرائیکی وچ مزاحمتی شاعری ہے ایں موضوع دی پہلی کتاب ڈاکٹر طاہر تونسوی نے لکھی ہے ایندے ذریعے سیاسی شعور پیدا کرن تے حب الوطنی دے جذبے کوں ابھارن دی کوشش کیتی گئی ہے۔ اصل وچ ایہ سرائیکی دی مزاحمتی شاعری دے متعلق انہاں دا ہک لمبا چوڑا مضمون ہے جیندے وچ انویہ (۱۹) سرائیکی شاعراں دی مزاحمتی شاعری دا سوہنڑاں جیہا انتخاب وی شامل ہے

ایں سال سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور نے ڈو کتاباں شائع کیتن۔ "ڈکھ ڈول" تے "پرکھرا"۔ "ڈکھ ڈول" عبدالباسط بھٹی دے لکھے ہوئے سرائیکی ادیباں، شاعراں تے دانشوراں دے چوڈاں خاکیاں دا مجموعہ ہے۔ باسط بھٹی نے انہاں خاکیاں وچ سوہنڑیں تے نویکلے رنگ بھرئن۔ اے خاکے کافی دلچسپ ہن سرائیکی ادب وچ ہک چنگا ودھارا ہن۔ ڈوجھی کتاب "پرکھرا" قیس فریدی دے سرائیکی کلام دا مجموعہ ہے۔ ایں مجموعے وچ زیادہ تر ازاد نظماں ہن۔ نظماں توں علاوہ چھوٹے یعنی قطعے وی شامل ہن

ایں سال چھپن والی ہک کتاب دا ناں "کوجھے مور" ہے۔ ایہ کتاب سرائیکی مکالمیاں دی یعنی ہک بے نال گالھیں کرن دی پہلی باقاعدہ کتاب ہے۔ ایہ صنف انگریزی دی صنف ڈائیلاگ کنوں گھدی گئی ہے۔ ایں کتاب وچ بارھاں مکالمے ہن۔ مثلاً چٹی دلال تے چور دا مکالمہ، مرشد تے مریدنی دا مکالمہ، جٹ تے پلسی سپاہی دا مکالمہ وغیرہ

اسلم عزیز درانی دے سرائیکی افسانیاں دا مجموعہ وی ایں سال شائع تھئے۔ ایندا ناں ہے "سجھ دا سیتھا"۔ ایہ افسانے اساڈے وسیب دے ترجمان افسانے ہن۔ ایہ کتاب سرائیکی افسانوی ادب وچ ہک چنگا ودھارا ہے

ایں سال دلشاد کلانچوی دی نویں کتاب "سرائیکی باغ بہاراں" وی شائع تھئی ہے جہڑی جو علمی، ادبی تے لسانی قسم دے طویل مضموناں دا ہک مجموعہ ہے۔ ایہ کتاب عام شائقین تے سرائیکی دے طالب علماں کیتے بھوں کم دی شئے ہے۔ دلشاد کلانچوی دیاں ڈو مشہور کتاباں "سرائیکی لسانیات" تے "فریدیات" دے ڈوجھے ایڈیشن وی ایں سال چھاپے گئین۔ ایہ گالھ خود انہاں کتاباں دی افادیت تے مقبولیت دا زندہ ثبوت ہن

"پلوں وچ سویر" سرائیکی شاعری دی ہک نمائندہ کتاب ہے۔ ایندے وچ امید ملتانی دیاں ۱۱۸ غزلاں، ۹ نظماں، ۲ کافیاں، ہک حمد، ہک نعت تے ہک وطن دا گیت شامل ہے۔ ایہ سرائیکی غزلاں دی ہک وڈی کتاب ہے

"متاں مال ولے" احمد خاں طارق دی ڈوجھی شعری کتاب ہے۔ ایندے وچ چھیاٹھ (۶۶) ڈوہڑے، ۱۰ کافیاں، ۱۲ غزلاں، ۵ نظماں تے ہک نعت شامل ہے

"سچے موتی" اعجاز ڈیروی دے کلام دا ہک نواں مجموعہ ہے۔ جیندے وچ ڈوہڑے شامل ہن۔ "آس دے موتی" مصطفیٰ عزیز دی کتاب دا ناں ہے۔ ایہ انھاں دی شاعری دا مجموعہ ہے۔ "مکان" سجاد ناظم دا شعری مجموعہ ہے جیندے وچ غزلاں تے ڈوہڑے شامل ہن

مخدوم شمس الدین گیلانی دی سرائیکی شاعری دی کتاب "ڈکھ دی ڈات" وی چھپ تے بازار وچ آ گئی ہے۔ "کھیڈ قلندر" مشتاق سبقت دی کتاب وی شائع تھی گئی ہے ایہ اوندے کلام دا پہلا مجموعہ ہے۔ "موہنجے پھل" بیدار غازی گھاٹوی دے ڈوہڑیاں، غزلاں، نظماں وغیرہ دا مجموعہ وی ایں سال چھپ گئے

"چمکدے موتی" صدیق ناز دی کتاب وی بازار وچ آ گئی ہے ایندے وچ چسدے قطعے شامل ھن۔ "پھل وفا دے" رئیس عدیم دا مرتب کردہ ہک شعری مجموعہ ہے جیندے وچ ڈھیر سارے شاعراں دا چھنڑواں کلام نظماں تے ڈوہڑیاں دی شکل وچ شامل ہے

ایں سال چھپن والا "سرائیکی گلدستہ" وی سو شاعراں دے کلام دا ہک مجموعہ ہے ایندے وچ کلام دے علاوہ شاعراں دے مختصر جیہے حالات زندگی وی شامل ہن۔ ہک بیا شعری مجموعہ حمید الفت ملغانی دا "سک سوجھل" ہے ایندے وچ سرائیکی شاعری دی ہر صنف کوں جا ڈتی گئی ہے۔ "اکھراں دی خوشبو" وی ہک شعری مجموعہ ہے۔ جیکوں نواز جاوید مرتب کیتے۔ ایندے وچ ۱۴۰ شاعراں دے قطعے درج ہن۔ محبوب جھنگوی دی سرائیکی وچ فنی کتاب "موٹر کار" وی شائع تھئی ہے۔ ایندے وچ موٹر کار دے متعلق ہر قسم دی معلومات موجود ہن

ایں سال یعنی ۱۹۹۵ وچ سرائیکی نظماں دا ہک آزاد انگریزی ترجمہ وی شائع تھئے۔ ایہ نظماں رحیم طلب دیاں لکھیاں ہوئیاں ہن۔ تے انھاں دا انگریزی ترجمہ رمضان بابر کیتے۔ ایندے وچ اسی نظماں تے ڈو سرائیکو شامل ہن۔ ایہ وڈی خوشی دی گالھ اے جو کہیں سرائیکی شاعر دا کلام انگریزی وچ ترجمہ تھی تے چھپ وی گئے

سال ۱۹۹۵ وچ کوئی سرائیکی ناول تاں نئیں چھپیا البتہ بشریٰ رحمان دے اردو ناول "لالہ صحرائی" دا
سرائیکی ترجمہ "رٹھے یار ڈھیڈے اوکھے منیندن" دے ناں نال بھرا جو ماہنامہ سرائیکی ادب ملتان وچ قسط وار
چھپدا رہے۔ ایں سال رسالے دے اپریل دے شمارے وچ ایندی چھیکڑی قسط وی شائع تھی گئی ہے۔ ایہ
وڈی خوشی دی گالھ ہے جو ایہ ناول آخرکار سرائیکی ترجمہ دی شکل وچ چھپ تاں گئے۔ ایندا سرائیکی ترجمہ سجاد
حیدر پرویز دا کیتا ہوئے تے اصل دا مزہ ڈیندے۔ تنقیدی کتاباں وچوں نواز کاوش دی کتاب "ترکہ" دا ناں وی
گھدا ونج سگدے ایندے وچ چنگے تے کم دے مضمون شامل ہن

انہاں کتاباں توں علاوہ سال ۱۹۹۵ وچ ہمیش وانگوں سرائیکی عوامی شاعراں دا کلام وی چھوٹے چھوٹے
مجموعیاں دی شکل وچ شائع تھیندا رہے۔ اچھے شاعراں دے کلام وچ سرائیکی ثقافت دا بھرپور اظہار ہوندے۔
انہاں دے چھپواون تے وستی وستی تے شہر شہر وچ شوقیناں تئیں پچاون دا کم اساڈے سرائیکی ادب دی منزل
دے پندھیڑو شاعر دلنور نور پوری آپڑیں ذمے لایا ہوئے۔ ایہ ہک وڈی خدمت ہے۔ سال ۱۹۹۵ وچ انہاں بہوں
سارے کتابچے شائع کیتن۔ بعض دے نویں ایڈیشن وی چھپن۔ انہاں کتاباں تے کتابچیاں توں علاوہ سرائیکی
زبان تے ادب دی خدمت سرائیکی رسالیاں تے اخباراں دے ذریعے وی ہر سال وانگوں خوب تھیندی رہی
ہے۔ ماہنامہ "فرید رنگ" ڈیرہ غازی خاں دا تے ملتان دا "سرائیکی ادب" وی باقاعدہ چھپدے رہین تے
سرائیکی تے ادب دی خدمت کریندے رہین۔ ماہنامہ "دگا" کوٹ مٹھن تے ماہنامہ "اوتا" ڈیرہ غازی خاں دی
شائع تھیندے رہین۔ سہ ماہی سرائیکی بہاول پور وی باقاعدہ شائع تھیندا رہے۔ ایندے وچ سرائیکی استاداں
دے مضمون اہتمام نال شائع کیتے ویندے رہین

سرائیکی روزنامیاں وچوں ڈہینہ وار جھوک خانپور تے ملتان دا ناں سب توں پہلے آندے۔ ایں اخبار
آپڑیں اندر دے ڈوں صفحے سرائیکی زبان تے ادب واسطے وقف کیتے ہوئین۔ ڈوجھا روزنامہ "سجاک" ملتان
ہے۔ روزنامہ سرائیکی وی ڈیرہ غازی خاں توں نکلدا رہیے۔ مظفرگڑھ کنوں "صدائے مخدوم" وی شائع تھیندا
رہے۔ انہاں ساریاں رسالیاں تے اخباراں وی سرائیکی زبان تے ادب دی خدمت کیتی رکھی ہے تے کریندے
پئین

سال ۱۹۹۵ وچ ہک سرائیکی ادبی بحث وی چھڑی ہے۔ ایہ محمد اکرم قریشی دی کتاب "شیشہ اتے چھڑی"

۴۔ خامر بہاول پوری ایندے اتے ہک تنقیدی جائزہ شائع کیہے۔ تے کافی اعتراض کیتن۔ کتاب دے مصنف نے خامر بہاول پوری دے اعتراضاں دے نمبروار جواب دی کتابی شکل وچ اعتراضاں سمیت شائع کر چھوڑن۔ ایں طرح ایں سال ایہ ہک چنگی ادبی بحث وجود وچ آئی ہے ایہ سرائیکی عروض دے بارے بھوں فائدہ مند شئے تے علم عروض دے پڑھن والیاں دے پڑھن دے لائق ہے

مکدی گالھ ایہ ہے جو ایں تھوڑے جیہے وقت وچ ایہ سالانہ سرائیکی ادبی جائزہ پورے طور تے پیش نہیں کیتا ونج سگیا۔ ایہ میڈی مجبوری سمجھو تے بیا ایہ جو جہڑیاں کتاباں میں تئیں نئیں پج سگیاں یا میڈا ہتھ انھاں توڑیں نئیں پج سگیامیں انھاں دا ناں ایں جائزے وچ نئیں گھن سگیا۔ اتھاں میں اجیہاں کتاباں دے مصنفین کنوں معذرت چہنداں

مولوی لطف علی دی سیف الملوک

ڈاکٹر محمد سلیم ملک

سرائیکی شاعری دی گالھ جتھاں وی تھیسے مولوی لطف علی دا ناں ادب آداب نال گدا ویسے۔ اج توں ڈو سو سال پہلوں جڈاں سرائیکی دی شاعری نکے بال آلی کار غوں غاں پئی کریندی ہئی۔ ایں وچ کجھ پیریں فقیریں دیاں کافیاں ہن تے کجھ دگ وٹو لوکیں دے ڈوہڑے ہن تے بیا ناں اللہ دا۔ ہوں زمانے وچ مولوی لطف علی سیف الملوک لکھی ہئی جیندا قصہ دل منگدا ہے۔ شعر دل چھکویں ہن تے زبان اچ چس رس اے۔ ایں کتاب اچ مولوی لطف علی آپڑاں ذکر بہوں گھٹ کیتے تے بیا وی کوئی ابھا حوالہ نی ملدا جیندے نال پتا لگے جو لطف علی دی حیاتی کیویں گذری ہئی۔ یار لوکیں کئی حکایتاں انہاں دی ذات نال چنباڑ چھوڑن۔ اے لوکیں دی حب اے جیں مبالغے دی شکل اختیار کر گدی اے تے انہاں دے قصیں تے یقین کروں تاں مولوی لطف علی جن پری جہی کوئی مخلوق بن ویندن۔ انہاں دے بارے اچ موٹی جئی گالھ اے ہے جو کئی لوکیں لکھے جو او ۱۱۲۹ھ اچ جائے ہن تے ۱۲۰۹ھ اچ اللہ کوں پیارے تھی گئے ہن۔ اے گویڑ سیانڑے کریسن جو اے تاریخاں صحیح ہن یا کوئے ناں۔ ہیں مول اساں اتنی گالھ دل اچ رکھیندوں جو او تیرھویں صدی ہجری دے شاعر ہن تے انہاں دی حیاتی اسی سال ھئی

مولوی لطف علی سیفل نامہ اچ اے کتھائیں نی لکھیا جو انہاں ایں مثنوی کوں لکھن کڈوں شروع کیتا ہا پر جیں ویلھے انہاں آپڑاں اے شاہکار توڑ پچایا تاں ایندے مکاون دا سال مہینہ تے جہاڑا شعریں اچ لکھ چھوڑیں نے۔ آپ فرمیندن

روز خمیس ختم تھیا دفتر سن تاریخ لکھیوے
بارھویں سخت صدی توں جو ہک پنجک چا گھتیوے

ماہ مبارک رجب دی ستویہویں گرہ گھمیوے
تھیا فیصل اے سیفل نامہ یارو کھول، ڈکھیوے

یعنی لطف علی اے قصہ جڈاں ختم کیتا ہا تاں او جھاڑا خمیس دا ہا۔ تاریخ رجب دے ستاوی ہئی تے سال ۱۱۹۵ ہجری دا ہا۔ میں ایں سن کوں حساب کرتے عیسوی سن اچ ڈھالیم تاں او خمیس دا ڈیہاڑا بنڑے۔ جولائی دے انوی تاریخ ہئی تے سن ۱۷۸۱ء دا نکتے یعنی ۱۹ جولائی ۱۷۸۱ء کوں مولوی لطف علی آپڑاں قصہ توڑ پچایا ہا۔

سیانڑیں ایں گالھ تے گویڑ کیہے جو سیفل نامہ دا اے قصہ آخر آیا کتھوں اے۔ کوئی آہدے اے قصہ دمشق دے ہک بادشاہ دے توشے خانے وچ ہمیکا تھیا پیاہا اتھوں ہک بلائیں جوڑ شاعر حسن میمندی کڈھ آیا ہا کوئی آہدن اے قصہ الف لیلیٰ توں گدھا گئے تے کنہاں دا آکھن اے ہے جو اے قصہ جڈاں فارسی زبان اچ پہلی واری لکھیا گیا ہا انھاں ڈینہیں سلطان محمود غزنوی راج کریندا ہا۔ ایندے بعد ایں قصے اردو نظم دا چولا پاتا۔ ایکوں اردو اچ گھن آون آلا غواصی ہا جیڑھا دکن دا مہاندرا شاعر ہا۔ انھاں وچوں کوئی کتاب مولوی لطف علی آپڑیں اگوں رکھی ہئی جیں ویلے انھاں سرائیکی اچ سیفل نامہ لکھیا ہا۔ ہیں سانگوں او ہک مصرعے اچ فرمیندن

لطف علی کجھ کوڑ نہ بولیا آندس نقل کتابوں

سیفل نامہ دا سارا قصہ جے چند لفظیں اچ سمیٹوں تاں ایں بنڑسے جو پرانے زمانے اچ مصر دے ملک اچ ہک بادشاہ راج کریندا ہا پر اوہا اوترا۔ آخر او یمن دی ہک بادشاہ زادی کوں پرنیا تے اتھوں ہک پتر جایا جیندا ناں سیفل رکھا گیا۔ سیفل سیانڑاں تھیا تاں ہک پری بدیع الجمال دی مورت ڈیکھ تے اوں تے عاشق تھی گیا اے پری شہ پال دی دھی ہئی جیڑھا ارم دے ملک دا بادشاہ ہا اے پتا نہ لگدا ہا جو ارم دا ملک ہے کتھاں ؟ آخر شہزادہ پری کوں گولن کیتے آپ نکتا۔ ہک وڈا سمندری بیڑہ نال کیتوس۔ پہلے چین آلے پاسے گیا۔ ول قسطنطنیہ آلے پاسے پلٹیا ہک رات سمندر اچ ایجھا طوفان آیا جو بیڑا غرق تھی گیا۔ سیفل کہیں تختے تے لڑھدا گیا تے تھاپے تھوپے مارتے بہر نکلیا۔ اگوں زنگیں دے ہتھ آگیا تے انہاں دی قید اچ رہیا۔ انہاں دی قید توں چھٹا تاں اگوں ہک گورن پکھی ماری جو جھپٹی اینکوں چنجے اچ پاتے اڈر گیا۔ اتھوں جان چھڑائیں تاں بھولویں دے ہتھ آگیا۔ لے بھوگ بھوگیس۔ ول ہک ڈراکلے جھر اچ گیا اتھاں جادو دی ہک ماڑی ہئی اوں وچ بادشاہ زادی ملکاں ہک دیمہ دی قید اچ ہئی۔ شاہ سیفل دیمہ کوں مار تے شہزادی کوں چھڑایا۔ شہزادی اوں پری دی سہیلی ہئی جیں تے شاہ سیفل عاشق ہا۔ شہزادی اونکوں آپڑیں وطن گھن گئی۔ اتھاں ملکاں سیفل کوں پری بدیع الجمال نال ملایا سیفل دی

پری نال شادی تھئی تے او چڑھیں کجاویں تے وجدیں غاریں گھر ولیا

اے عشق تے محبت دا سدھا سودھا قصہ اے جیں کوں ولیٹھ گھنوں تاں ایں آکھسوں جو گھبرو شاہزادہ، سوہنڑی ملوک زادی' انہاں دے ادھ اچ بھا دا وگدا دریا تے مکدیں مکدیں شادی دے سہرے۔ پر اے گالہ اتھائیں مک نی ویندی بلکہ ایں کتاب اچ کئی جائیں ابھیاں ہن جیرھیاں اکھ اچ کھپ ویندین' دل کوں آپڑے چھیکیندین تے روح اچ رل ویندن۔ لطف علی جیں ویلھے کوئی خاص کیفیت ڈسیندن' دل تے گذرن آلی واردات کوں لفظیں دا چولہ پویندن تاں انہاں دے تخیل دا پکھی اڈن پے ویندے۔ جذبہ کوسے آنگوں تپ ویندے تے چسولی زبان چونڈھیاں مارن پئے ویندی اے۔ شاہ سیفل جیں ویلے پری دی مورت ڈیکھدے تاں اوندی کیا حالت تھی ویندی اے۔ اے شعر ڈیکھو

تھی گولہ اس گل دا گل تے ہویا اولہ گولا
ماریس جوڑ جمال جگہ وچ زہری سخت سنگولہ
عشق ارام تمام ونجایا ہویا نصیبہ رولہ
لطف علی گل پاتا شوقوں شاہ پرم دا چولہ

مولوی لطف علی جیں جاہ تے کوئی منظر چھکیندن' کمال کر ڈیندن۔ ہک ہک شے دی تفصیل تے سھیں توں سھیں گالھ ایویں سناریں آنگوں ڈسیندن جو منہ توں واہ بھئی واہ نکل ویندے تے او منظر اکھیں دے اگوں آ ویندے۔ ہیں طرح او جیں ویلے کہیں دا نک نقشہ ڈسیندن تے اوندے منہ متھے کوں لفظیں اچ بیان کریندن تاں ایویں لگدے اساں کوئی ویڈیو فلم بیٹھے ڈیہدوں۔ ایں ویلھے لطف علی ادب دے سب توں اتلے ڈاکے تے چڑھ ویندن تے انہاں کوں عالمی ادب دی پہلی صف اچ کھڑا کرنا پوندے۔ زنگی سردار دی دھی جیرھی شاہ سیفل تے عاشق تھی گئی ہئی اوندا منہ متھا ڈیکھو

ھئی بد حال ہتھیانی کالی زنگیانی منہ کالی
سر بد ڈول قد آور کناں وات عظیم کنالی
بنی گرم دوکان ڈسے ھس ہر ہک ناس کٹھالی
ڈیکھ ڈراکل ڈند اوندے خود تھیوے خجل ڈندالی

سیفل پڑھوں تاں ایویں لگدے جو سرائیکی زبان دا دریا اے جیرھا چھولیاں (چھلاں) پیا مریندے تے

اینکوں پڑھن آلا سیڑھ اچ تردا ویندا ہے۔ ایں قصے اچ ڈراکلے جنگل تے بر بیابان ہن۔ جھڑ گاجاں پے مریندن، سیہ تار بدھی کھڑے تے بجلی جاہ جاہ تے پئی ڈھاندی اے۔ ڈکھیں دے تھل پے وسدن تے ہنجویں دے مد سہٹی تھی گن۔ شہزادہ ہوریں پردیس دے ڈکھ تے سفر دے بھوگ بھوگیندے پن۔ ڈوجھے پاسے ڈیکھوں تاں بایں دی بہار اساکوں ساوع کریندی اے تے بادشاہیں دے ست ماڑ حیران کر ڈیندن۔ پریں دے شبستاں سجیے پن۔ عشق تے حسن نکیاں نکیاں گالھیں پے کریندن تے وصال دیاں چساں پڑھن آلے کوں جھوٹے پیاں ڈیندن

ایں قصے اچ معاشرت نگاری دا وی خاص خیال رکھیا گے۔ سویر شام ورتاوے آلیاں کئی چیزاں، تھاں بھانڈے، کپڑے شپڑے تے کھاون پکاون آلیں بہوں شئیں کوں بیان کیتا گے۔ زنانیں دے ورتاون دیاں نکیاں وڈیاں چیزاں ھار سنگھار، کجل سرمہ تے زیور گاہنریں دا ذکر وڈی چس نال کیتا گئے۔ لوکیں دیاں رسماں ریتاں، اٹھن بہن تے ادب آداب دے نقشے چھکیے ہن۔ فکر دیاں گالھیں جاہ جاہ تے سرٹیندین تے تہذیب دیاں مورتاں نظر آندین۔ سیفل نامہ اچ زبان بالغ پئی تھیندی اے تے جوانی دے جذبات کوں عشق دا سیک پیا لگدے۔

مولوی لطف علی سیفل نامہ اچ اجھے اجھے اخلاقی نکتے بیان کیتن جو انھاں کوں سرائیکی دا شیخ سعدی آکھ سگدوں۔ تے ایں طرح لطف علی کوں سرائیکی دے حافظ آکھیا ونج سگیندے جو جینویں کئی عقیدت مند دیوان حافظ کنوں فال کڈھیندن اینویں کئی محبتی سیفل نامہ کنوں وی آپڑیں کم کار کیتے فال کڈھیندن۔ لطف علی جتھاں گرجدار گالھیں کریندن اتھاں او سرائیکی زبان دے سودا نظر آندن۔ جڈاں ڈکھیں تے غمیں دی کہانی سرٹیندن تاں اینویں لگدے میر تقی میر اسیڈے اگوں ہنجوں بیٹھا وہیندے۔ منظر چھکن اچ او نظیر اکبر آبادی پیر اگیے رکھیندن تے سادہ زبان لکھن اچ او داغ دہلوی دے ہم شکل بن ویندن۔ خواجہ غلام فرید آپڑیں شاعری دے ڈیوے مولوی لطف علی کنوں بالیے ہن:۔ ہیں ساگوں خواجہ سائیں فرمیندے ہن جو شاعری دی فصل تاں لطف علی کپی ہے اساں تاں اوندا چھڑا وڈھ چٹرے سے۔ سرائیکی تل اچ ٹر پھر تے ڈیکھو تاں اج وی تہاکوں کئی بندے ابجھے تکرسن جھاں کوں سارا سیفل نامہ حافظیں آلی کار یاد اے۔ جڈوں تاں لطف علی آکھیا ہا

لطف علی دا غوغا رہسی اس جگ تے جگ توڑی

سئیں ریاض رحمانی ہوراں دی شاعری وچ "وستی" دی علامت

حسن عباسی

وستی دا تذکرہ تھیندے ہی اساڈے ذہناں وچ ہک اینجھی آبادی دا نقشہ ابھر آندے جتھاں خلوص، محبت، اتفاق، سچائی تے سادگی جئی کھریاں حقیقتاں دے نال نال زمیندارہ نظام، غریبیں دا استحصال، ذات پات دی اچ جھک تے جہالت جیہاں تلخ حقیقتاں وی ہوندیاں ہن۔ زمیندارہ تے جگیردارانہ نظام ساڈے اوں معاشرتی سیٹ اپ دا حصہ ہے جیہڑا صدیاں توں برصغیر پاک و ہند اچ قائم ہے تے خبر نئیں کتنے عرصے تک قائم رہسی میں کتھائیں پڑھیا ہائی جو "فنکار آپڑیں عہد دا سب توں وڈا عکاس ہوندے" اتے ظاہری گالھ ہے جنہاں فنکاراں جتھاں اکھ کھولی ہوسی اتے آپڑیں فن کوں پروان چڑھایا ہوسی اتھوں دے ماحول دی عکاسی دی ضرور کیتی ہوسی

انہاں فنکاراں وچوں سئیں ریاض رحمانی وی اینجھے فنکار ہن جنہاں ہک اینجھی وستی وچ اکھ کھولی تے آپڑیں فن کوں پروان چڑھایا جتھاں سچ بولنا ہک جرم، کھری گالھ لکھنا ہک پاپ اتے آپڑاں حق منگڑاں ہک گناہ تصور کیتا ویندا ھئی۔ کیوں جو اتھاں زمیندرانہ نظام دیاں جڑاں آپڑیں روائیتی ظلم و ستم دی وجہ نال پوری طرحاں مضبوط ہن اتے ایں ظلمت وچ اتھوں دے غریبیں لوکیں دا ھک ھک پل کیویں گذریا ایکوں اتھوں دے ہک سچے فنکار دے علاوہ بیا کون محسوس کر سگدے۔ سئیں ریاض رحمانی دا ہک محسوسات بھریا شعر:

ڈینہ تاں تھیونڑ ڈیوو میں وستی کنوں پھساں ریاضؔ
کیویں پل رات دے گنڑ گنڑ تے گزارے لوکاں

وستی دے لوگ اتھوں دے زمیندار کوں آپڑاں مہاری اتے آپڑیں سراں دا سردار سمجھدن پر جیہڑے ویلے ایہو مہاری رکھوالے دے روپ اچ لٹیرا بنڑ ویندے تاں فن کار دا قلم ھک دفعہ ول چیک پوندے اتے

رن دے صفحے اتے آپنے احساسات دے ان مٹ نقوش چھوڑ ویندے

وستی روز لٹیندی رہ گئی
وستی دے رکھوالے سئے ھن

ھک ہی جاتے آہدن:

رات لئی اے جئیں میڈے کوٹھے کوں سندھ
او میڈی وستی دا چوکیدار ہے

کہیں فنکار کیسے ظلم توں ودھ تکلیف وہ گالھ اتھوں دے لوکاں دی ایں ظلم اتے خموشی ہوندی ہے۔ خاص کر شاعر جیہڑا بہوں حساس طبیعت دا مالک ہوندے ایں ماحول توں Disheart تھی ویندے۔ پر سئیں ریاض رحمانی ہوریں شاعر دے علاوہ ھک پرجوش خطیب وی ھن ایں گالھوں او Disheart تھیون دی بجائے وستی دے لوکاں نال سوالیہ انداز اچ شکوہ کریندن:

اے وستی ہے ان بولاں دی اتھ بولن عیب گیدا ہے
میں بلیار ھاں ڈسو لوکو میں کتھاں ونج وساں

سئیں ریاض رحمانی ہوراں دا وستی دے لوکاں نال اے شکوہ مستقل نئیں بلکہ عارضی ہے کیوں جو آپ دا شمار دانشوریں وچ وی تھیندے۔ دانشور ھر گالھ کوں عقل دی ترکڑی وچ تول تے مصلحت ول ٹرپوندے ایں گالھوں جیہڑے ویلے رحمانی سئیں وی مصلحت ول ٹردن تاں سارے الانبھے اتے شکوے بھل ویندن تے فرمیندن:

ھر گلی وچ سولی اڈی وستی دے سردار نے
سچ الا تے کون پھسدا ایڈا کوئی کملا نہ ھا

مگر وستی دے لوکیں دی ایں بے حسی اتے رحمانی سئیں دی بے چینی اتے بے قراری آپڑیں جگہ قائم ہے اتے کہیں کہیں ویلے تاں اے بے چینی اتنی ودھ ویندی ہے جو انہاں کوں وستی دے ستے ہوئے لوکاں اتے موت دا گمان تھیندے

موت دا تھیندے گماں وستی کوں ستا ڈیکھ تے

وستی دے لوک جہالت دے گھگ اندھاریاں وچ رہون دی وجہ کنوں احساس محرومی دا شکار ہوندن۔ جیویں جیویں ایہے اندھارے ود ھدے ویندن انہاں دا احساس کمتری وی ود ھدا ویندے۔ اتنے تک جو او آپڑیں آپ کوں اندھا محسوس کرن لگ پوندن۔ اتے ایں اندھارے وچوں انہاں کوں نکلن دا کوئی رستہ نظر نئیں آندا۔ ریاض رحمانی انہاں دی ایں سوچ دی عکاسی ایں انداز اچ کریندن

اندھا پاندھی ھاں کھڑا اندھیاں دی وستی وچ
کون پچھدے میڈا ھے راہ میکوں لاوے کیہڑا

شاعر جیہڑا محبت دا پیامبر ہوندے ایں حبس اتے گھٹن دے ماحول وچ وی آپڑیں محبت دا ڈیوا بال رکھدے پر وستی دے لوک جیہڑے ویلے اوندے رستے وچ کندھ بندن تاں او آپڑ۔ں ایں رسوائی اتے مجبوری دا احساس آپڑیں محبوب کوں وی ڈیوانوڑاں چاہندے

نت تیڈے گھر دے بہوں کیوں بھونداں
تیڈی وستی دے لوک پچھدے ھن

سئیں ریاض رحمانی سرائیکی پٹی دے بہوں نامور تے بزرگ شاعر ھن۔ انہاں دی غزل وچ ہیک وقت میر، غالب، فیض اتے ناصر کاظمی جیہے شاعراں دیاں غزلاں دے رنگ ملدن۔ انہاں دی شاعری نے سرائیکی غزل کوں چار چندر لائے ہوئے ھن۔ پر وستی وچ جتھاں بجھ ڈسدے تے چندر چڑھدے اتھاں ڈیوے وی بلدن۔ کجھ ڈیویاں وچ تیل بلدے، کجھ وچ گھیو تے کجھ وچ ــــــــ

لہو دے ڈیوے بال تے لوکیں گھر گھر جشن منایا ھے
جلوں ریاض مبارک ڈیووں وستی دے سرداریں کوں

قصہ گاموں سچار

شوکت مغل

گاموں سچار، نواب غازی خان دا وزیر ہا۔ جیہڑا حق سچ آکھݨ اچ سرائیکی تے سندھی وسیب اچ بہوں مشہور ہے اے تئیں کہ گاموں سچار ہک علامتی کردار بݨ گئے۔نواب غازی خان دے کئی امیر تے وزیر گاموں سچار دی حق گوئی کنوں ڈاڈھے اوکھے تھیندے تے پڑولیاں وٹیندے۔ انہاں دی کوشت ہوندی ہئی کہ گاموں سچار کوں نواب دی کچاہری اچوں کڈھا ݙیئوں کیوں جو ایندے ہوندے انہاں دی دال ناں گلدی ہئی ہک واری بدنیت امیراں تے مشیراں غازی خان کو آکھیا کہ ایندا امتحان گھنو اتے ایکوں آکھو کہ کئی سچا قصہ سݨاوے۔ انہاں دا مطلب اے ہا کہ اے غلطی کریسی اتے اساں ایکوں گندا کریسوں ۔ نواب نے گاموں کو آکھیا کہ کئی سچا قصہ سݨاوݨ ہا۔ گاموں کچاہری دیاں ساریاں رمزاں جاندا ہئی۔ اونیں نواب کوں اے قصہ سݨایا:

سئیں! میں ہک پھیری تہاڈے متوں شکار تے گیوم ۔ اٹھ ݙینہہ بعد ولیا آندا ہم کہ صحرائی راہ وچ میں ہک قلعہ ݙٹھا جیندا ناں "پنڈا" ہئی۔ اوں قلعے وچ مینناں دے پھاٹک، اکھیں دے برج، سنݨ دے دھول، شرم دے دروازے اتے زلفاں دے جندرے ہن۔ میں قلعے دے اندر وڑیم تاں ہک تخت تے باچھاہ "بخت" کوں اتے ݙوجھے تے وزیر "عقل" کوں بیٹھا ݙٹھم۔ جنہاں دے پاسے کن "نیت" تے "صحت" ناں دیاں بانھیاں ہتھ بدھی کھڑیاں ہن۔ در دے اتے "گناہ" تے "ثواب" ݙو پہرے دار ہن۔ میکوں او دربار ݙاڈھا بھاناں اتے میں اتھاں ٹک پیم

کجھ مدت پچھوں باچھاہ تے وزیر دے گھر بال جمے۔ باچھاہ دے پتر دا ناں "دل" شہزادہ ہئی اتے وزیر دے پتر دا ناں "نظر" وزیرزادہ ہئی۔ بالاں کوں پالݨ کیتے باچھاہ نے بانھی "نیت" کوں بھیجیا جو "قناعت" دی دھی کنوں تربیت دائی کوں گھن آوے۔ بال سیانے تھئے تاں ملک اصفہان دی وستی "فہم" کنوں قاضی "شعور"

کوں طلب کیتا گیا۔ قاضی نے درس مکمل کیتا تاں ڈوہناں کوں باچھاہ دے اگوں پیش کر کے آکھیا:

"اے بال سلیقہ، حیا، عزت تے آبرو جیہاں کتاب پڑھ گئین"

باچھاہ نے انہاں کوں "سنجھپ" دا ویس پوا کے "ادب تے تعظیم" دے اسلحے نال سجھایا اتے انہاں کوں سواری کیتے "اختیار" دا گھوڑا ڈتا جیندی لغام "توکل" ہی۔

ہک ڈینہ باچھاہ سوچیا کہ "لوک بھلے" دا کوئی کم کیتا ونجے۔ سیانے وزیر صلاح ڈتی کہ "سنج بر" کوں آباد کیتا ونجے۔ ایں لنگوں "توبھاں کوٹ" دی آباد کاری کیننے دل باچھاہ تے نظر وزیر چنے گئے۔ اے ڈوہیں اوں علاقے کن ٹر پئے۔ مدت بعد پھردے پھراندیں او ہک جنگل وچ ونج پجے۔ رکھ تے چڑھ کے ہک جاء دھوئیں ڈٹھونیں۔ اتھاں ٹبے اتے ہک فقیر دی گریڑی ہئی۔ ڈوہیں فقیر کول بہہ گے اتے اوکوں حال ڈتونیں۔ بھرے ویلے فقیر سنیا کہ اے "توبھاں کوٹ" کوں آباد کرݨ چاہندن تاں او کھل پیا کہ اتھوں دے بدمعاش "شوشہ، ہرکارہ، شیطان، غمان، شک تے نفس" کئیں آوݨ آلے کوں سکھ دا ساہ نھیں ڈیندے تھوں اے علاقہ اباد نھیں پیا تھیندا۔ باچھا زادے آکھیا:

"اساں وی تعظیم دے اسلحے دے نال اختیار دے گھوڑیاں تے چڑھ کے آئے ہیں"

فقیر صلاح ڈتی کہ تہاڈی کامیابی کیننے میں تہاڈا "جھدی" بݨساں۔ فقیر نے انہاں کوں "لا حول ولا" دی دھونی ڈتی اتے "استغفار" دا اسلحہ، "صبر" دی گودڑی وچ پا کے انہاں کوں رستہ ڈکھایا اتے آپ وی نال ٹر پیا ہک لمبا پینڈا کپ کے او "نفعے" دی خنگاہ تے پجے۔ جتھاں مجاور "ریاضت" اپنیاں بیلیاں نال بہاری ڈیندا پیا ہا۔ ول اگاں دے لمبے پینڈے بعد او "توبھاں کوٹ" ونج پجے جتھوں دے در "زاری" دے، برج "شکرانے" دے اتے محل "مطبل" دے ھن۔ ایں قلعے وچ "ہدایت" دے تخت تے باچھاہ زادہ ونج بیٹھا اتے فقیر واپس ول گیا۔

کجھ مدت پچھوں باچھاہ زادے نے وزیر زادے کوں اوں کوٹ دا حال حوال چاوݨ کیتے باہر گھلیا۔ اوندے ونجن دے بعد چھی بندے شریفاں دے ویس پاتی، لمبیاں تسبیاں ہتھ اچ چاتی کچاہری اچ حاضر تھئے۔ انھاں باچھاہ زادے کوں پٹی پڑھائی کہ وزیر تاں تہاکوں دنیا دیاں نعمتاں کنوں محروم کیتی کھڑے۔ تساں "پریم رس" دے جام پیوو۔ "دیدار باغ" دے بیر کھاوو تے "زمزم" پیوو۔ باچھا زادے باچھاہ دا دل اپنے وزیر کنوں کھٹا تھی گیا۔ وزیر ولیا تاں باچھاہ نے اوکوں قتل کرن دی کوشت کیتی۔ وزیر اتھوں نس کے جنگل اچ چلا گیا۔ جنگل

اچ اوکوں جھدی فقیر مل گیا۔ فقیر نے وزیر دی رام کہانی سن کے اوکوں "حاصل مراد" باچھاہ کن پٹھیا۔ جہڑا اوکوں ڈاڈھی خجالت دے بعد "گمنامی" دے جنگل اچ "معرفت" دے باغ اندر "خوشی" دے تخت تے بیٹھا ملیا۔ حاصل مراد باچھاہ نے اوکوں "کامل مراد" باچھاہ کن پٹھ ڈِتا۔ وزیر کوں کامل مراد "صفوان" دے جنگل وچ "مسکینی" دے تخت تے بیٹھا ہویا ملیا۔ وزیر نے وحدت دے دریا وچوں لنگھ کے عاشقی دا دربار کیتا۔ کامل مراد کول "محبت" دی کتاب، "صلح" دی دوات اتے "اتفاق" دی قلم ہئی۔ کامل مراد نے ڈسیا کہ بھانویں جو تیکوں اے نعمتاں مل سگدیاں ہن پر انہاں کیتے وڈی کھیچل کرنی پوندی ہے۔ انہاں دے پچھوں ترائے منزلاں بھوگنیاں پوندیاں ہن۔ پہلی منزل تے "سنَھپ" دے دریا کوں "جوبن" دی بیڑی اچ پار کریندے۔ جیندے مہانْے "رمز" "غمزہ" "نیازی" تے "غمازی" ہن۔ ڈوجھی منزل اچ "شہرت" دے شہر ونجناں پوسی جیندا کتوال "تہمت" ہے۔ ایں شہر دیاں گلیاں "خرابی" ہن تے کوچے "خواری" ہن۔ اتھوں دے منشی دا ناں "غرض" ہے "معرفت" دا سودا کرن کیتے "کرتہ" "بھرواسہ" دلال ہوسی۔ جیندی ترکڑی "قسمت" ہے اتے "نصیب" اوندے وٹے ہن۔ تریجھی منزل تے حیرانگی دے دریا وچوں لنگھسی جتھاں "حسرت" دی بیڑی اچ "غیرت" ملاح (مہاناں) تھاکوں پار لہا ڈیسی

وزیر، کامل مراد کنوں مکلا کے سنَھپ دے دریا دی کندھی تے پج گیا جتھاں اوندے کنوں "اعمالنامہ" بھاڑ دے طور تے منگیا گیا جیندے کنوں او وانجا ہا۔ وزیر اتھوں ول کے کامل مراد کول ولا آ گیا۔ اخیر کامل مراد دی سفارش تے اونیں دریا پار کیتا اتے "شہرت" دے شہر اچ پج گیا۔ ایں شہر اچ کلھے پھرن دی موکل ناں ہئی۔ ڈو بندے کٹھے پھر سگدے ہن۔ اتے دیر اچ جھدی فقیر اتھاں آن نکھتا۔ وزیر اوندے نال پھرن کیتے شہر کن ٹر پیا۔ ایں شہر توں پرے پریم رس دا قلعہ ہا جیندے نال پھاٹک ہن۔ تاں پوڑھیاں ہن۔ انہاں سوچاں اچ او گھوڑے توں لہن لگا پر گھوڑے نے اوندا ساتھ ڈِتا تے او "اختیار" دے گھوڑے تے چڑھ کے "توکل" دیاں لغاماں چھکی قلعے وچ وڑ گیا

قلعے دے اندر ہک باغ ہا جتھاں ہر بوٹے تے بے موسمیں پھل بر ترڑے کھڑے ہن۔ باغ دا مالی "ارادہ" پرہیزگاری دی مشک نال بوٹیاں کوں "زمزم" دا پانی ڈیندا ودا ہا۔ وزیر مالی نال گالھیں کریندا پیا ہا کہ انوں "عجز تے نیاز" آگئے جہڑے "پریم رس" باچھاہ زادی دے دربار اچ حاضری بھرن ویندے پئے ہن

وزیر نے انہاں دے اشرڑیکے باچھا زادی دی خدمت اچ ہک عرضی بھیجی کہ ساکوں ایں باغ وچوں ساڈے مطبل دیاں نعمتاں ڈتیاں ونجن۔ باچھا زادی وزیر کوں اپنے کول طلب کیتا۔ "عجز تے نیاز" وزیر کوں سڈن کیتے آون لگے تاں باچھازادی نے انہاں دی بجائے "مہر" تے "محبت" بانھیاں کوں روانہ کیتا۔ بھڑے ویلے وزیر باچھازادی دی خدمت اچ حاضر تھی گیا تاں باچھازادی نے "دل" باچھاہ کوں سڈاون دا حکم ڈتا۔ وزیر نے لمبے پینڈے دے ڈکھاں دا بیان کر کے دل باچھاہ دے آون دی معذرت منگی پر باچھا زادی نے آپنے بانھیاں کوں "خیال" تے "ثمر محبت" کوں روانہ کر ڈتا

پریم رس باچھاہ زادی دے حکم دے موجب دل باچھاہ زادے نے آون دی تیاری شروع کر ڈتی۔ ایں سفر دی اطلاع انہاں چھپی بدماشاں کوں پج گئی انہاں سوچیا جیکر باچھازادہ پریم رس باچھازادی کول ونج پناں تاں ول ساکوں کون پچھسی۔ ایں لنگوں انہاں باچھازادے کوں سفر کنوں روکن دی پوری کوشت کیتی

باچھازادے دی تیاری دی ووڑ "بخت" باچھاہ کوں پئی تاں اونیں آپنے وزیر "عقل" کوں کھڑکایا کہ آپنے لڑکیاں دے کرتوت ڈٹھے نیں پہلاں تیڈا پتر "توبھاں کوٹ" کنوں نس گئے ہن شاہ زادہ دی گھوڑا کسی کھڑے۔ بخت باچھاہ نے تجویز پیش کیتی کہ انہاں کوں سدھا کرن کیتے "اختیار" دیاں فوجاں "شرم" دا اسلحہ گھن کے ونجن اتے باچھازادے کوں ونھ کے میڈے حضور پیش کرن۔ مگر وزیر نے صلاح ڈتی کہ بے حیائی دیاں فوجاں "بے شرمی" دے سنجے نال گھلو تاں او بالضرور وٹھیج وسن۔ ایں فوج نے بہوں جلدی باچھازادے کوں وٹھ کے باچھاہ دے اگوں پیش کر ڈتا۔ جیکوں شاہ چین "فغفور" دی غار اچ "فکر" تے "ڈکل" (اندیشے) دیاں پہریداراں دے حوالے کر ڈتا گیا

ڈوجھے پاسے باچھازادی "پریم رس" کوں باچھازادے دے وٹھیجن دا پتہ لگا تاں اونیں "سنھپ" دے باچھاہ کوں اپنیاں فوجاں سودا حاضر تھیون حکم ڈتا۔ "سنھپ" دے باچھاہ نے آپنے چار سفیر (قاصد) "ہروں بھروں" "خوامخواہ" "زوریں مسائیں" اتے "بالکل" کوں بخت باچھاہ کن گھلیا اتے باچھازادے دی رہائی دا مطالبہ کیتا۔ بخت باچھاہ نے اوندا اے مطالبہ پورانہ کیتا اتے آپنے وکیل (نمائندے) "احمق" "بے وقوف" "بے فکر" تے "بے سمجھ" سنھپ دے باچھاہ کول بھیجے۔ پر صلح صفائی نہ تھئی۔ ہن سنھپ دے باچھاہ نے عشق دے گھوڑے، حسن دیاں فوجاں اتے نیناں دے تیراں نال بخت باچھاہ تے حملہ کیتا۔ بخت باچھاہ اوڈر کے بھج گیا اتے "حیرانی" دے قلعے وچ ونج لکھا۔ حملہ کرن آلے باچھازادے کوں گھن گئے اتے باچھازادی نے

چھازادے کوں اپنے کول ونج ٹکایا۔ باچھا زادے اتھاں کجھ عرصہ تک کے "پریم رس" پیتا۔ "دیدار" باغ دی
یل کیتی اتے "زمزم" دے مزے گھدے

کجھ مدت پچھوں ول باچھاہ "پریم رس" باچھا زادی کوں گھن کے اپنے دیس ولیا۔ ملخ دیاں لوکاں جشن
نائے اتے میں انہاں کوں خوشیاں مینندا چھوڑ کے تہاڈی کچاہری اچ ول آ یم

کیمیاگر

احمد علی شاہ مخمور

شفیق کوں سونا بناون دا بہوں شوق ھئی۔ پہاڑی علاقے وچ رہون دی وجہ کرتے ھک تاں روزی بہوں مشکل نال ملدی ھئی ول جو کجھ او کماندا ھئی سونا بناون تے خرچ کرڈیندا ھئی۔ پساری دی دکان توں کئی قسم دیاں جڑی بوٹیاں گھن تے اوکوں پتھر دی تراشی ہوئی کنی وچ سٹ تے اوندے وچ ترامے دے ٹکڑے سٹ تے گوہیاں دی بھا چا بلیندا ھئی۔ ترے چار ڈیہاں دے بعد جیہڑے ویلے او کنی دا ڈھکن لہاوے ھا تاں او تراما چاندی بنیا ہوندا ھئی پر او سونا نہ بنڑدا۔ او چاندی اوکوں بہوں مہانگی پوندی ھئی کیوں جو جڑی بوٹیاں بہوں مہانگیاں ھن۔ ترامے کنوں جیہڑی چاندی بندی اوکوں ویچ تے او ول جڑی بوٹیاں گھن آندا تے سونا بناون دی کوشش کریندا۔ کئی سنیاسی لوکاں دی اوں نے خدمت کیتی۔ کئی نویں نسخے ملے۔ او تجربیاں توں تجربے کریندا ریہا پر سونا نہ بن سگیا۔ ھک دفعہ ایں تھیا جو چاندی دے اتے پیلی تہہ بن گئی۔ اوندی خوشی دی کوئی انتہا نہ رھی پر چاندی جیہڑے ویلے ٹھڈی تھئی او پیلی تہہ وی غائب تھی گئی۔ او چاندی دی چاندی رہی۔ کیمیاگری دے شوق دی وجہ کرتے او کئی کئی ڈینہہ کم تے وی نہ ویندا ھئی۔ ایں طرحاں گھر دا نظام درہم برہم تھی ویندا ھئی۔ بعض لوکاں نیں تاں اجھے نسخے ڈتے جیندے نال تراما سواہ بن ویندا ھئی۔ ایں طرحاں اوندی نوبت فاقیاں تک پہنچ گئی۔ ھک دفعہ ہک حکیم صاحب نیں اوں تانبے دی سواہ ڈٹھی تاں اوکوں خرید کرگدا۔ جیندے نال کم از کم اوندی لاگت تاں واپس آئی۔ حکیم صاحب بہوں خوش تھئے۔ ایہے آدھے ہوئے چلے گئے جو تراما بہوں مشکل نال مردے۔ ایں سوا کوں کئی سخیاں وچ سیساں تے کئی مریض شفایاب تھی ویسن۔ اے تاں کشتہ ہے کشتہ۔ او جتنی زیادہ محنت کریندا اوندا شوق اتنا ودھدا ویندا۔ او نال دے ہمسائیاں کنوں وی ڈردا ھئی کہ کہیں کوں پتہ نہ لگ ونجے کہ شفیق سونا پیا بیندے۔ ایہے سارا کم او لک تے کریندا ھئی۔ اوں نیں گھروالیاں کوں

دی منع کیتا ہویا ھا کہ جیہڑے ویلے میں کم کریندا ں پیا ہوواں اوں پاسے کوئی نہ آوے۔ گھر والیاں کوں وی پتہ نہ ھا کہ او کیا کریندا رہندے۔ کئیں کنوں کوئی نواں نسخہ ملدا تاں او تجربہ شروع کر ڈیندا پر ہر ویلے او ناکام رہندا

ھک ڈینہہ اوکوں پتہ لگیا پیر رحیم الدین صاحب آئے ہوئے ھن۔ او بہوں پہنچے ہوئے بزرگ ھن۔ اوں سوچیا میں وی مل گھناں تے انہاں کنوں دعا منگواواں۔ او گیا تاں کیا ڈیدھے ھک سفید ریش بزرگ تشریف فرما ھن۔ آپ دے ہتھ وچ تسبیح ھے تے او درود شریف پڑھن وچ مشغول ھن۔ انہاں نیں شفیق تے ھک نگاہ سٹی تے ول مسکرا پئے۔ شفیق نیں جرات کیتی تے انہاں دے کول ونج بیٹھا ول آکھیا حضور میں کجھ تنہائی وچ عرض کرن چاہنداں۔ آپ نے فرمایا ساکوں پتہ ہے تساں کیا چاہندے ہیوے۔ ہر چیز دا ھک وقت ہوندے۔ وقت تے او چیز خود بخود مل ویندی ھے جے تئیں او وقت پورا نہ تھیوے چاہے تساں جتنی کوشش کرو اوکوں حاصل نیوے کر سگدے۔ میں تہاڈے کیسے دعا کریندا ں تساں جلدی کامیاب تھیوو جیہڑھا حصہ تہاکوں ملنے او جلدی ملے۔ شفیق نے پیر صاحب دے کن وچ ھولے ھولے آکھیا میکوں سونا درکار ھے۔ آپ نے فرمایا ونج ھک پتھر چا آ۔ شفیق ھک چھوٹا جیہا پتھر چا آیا۔ آپ نے اوں پتھر تے ھک پھوک ماری تے آکھیا ایں پتھر کوں آپڑیں کھیسے وچ رکھ گھن تے گھر ونج۔ گھر ونج تے ایں پتھر کوں ڈیکھیں۔ اوں نے او پتھر کھیسے وچ رکھیا تے گھر آگیا۔ گھر آ تے اوں نیں کھیسے وچ ہتھ ماریا تے او پتھر کڈھیا۔ اوں ویلے او پتھر سونا بنیا ہویا ھئی۔ اوندی خوشی دی کوئی انتہا نہ ھئی اوں دل وچ آکھیا اوں چھوٹا جیہا پتھر کیوں چاتا۔ اوکوں تاں چاہیدا ھا جو پتھر دی چٹان انہاں دے سامیں رکھ ڈیندا۔ او اوکوں پھوک مریندے تے او سونا بن ویندا۔ او ھوں ویلے بھج تے واپس آیا پر پیر رحیم الدین صاحب واپس چلے گئے ھن۔ لوکاں ڈسیا مرد کامل کڈھائیں کڈھائیں آندن۔ پتہ نئیں کتھوں آندن۔ پتہ نئیں کتھاں ویندن۔ پتہ نئیں انہاں دا ٹکانہ کیہڑا ھے۔ بس ایہو پتہ ھے جو جڈن وی آندن کئیں نہ کئیں کوں فیض پہنچا تے واپس چلے ویندن۔ او سونے دی ڈلی چا تے گھر واپس آگیا۔ اوندی سمجھ کجھ نہ آیا کہ اے پتھر سونا کیویں بن گئے۔ او دل وچ سوچیندا ریھا کاش کہ او وظیفہ پچھ گھندا جیندے پڑھن نال پتھر وی سونا بن گئے ول او جتنا چاہندا سونا بنا گھندا۔ او کئی ڈینہہ اوں درویش کوں اڈے اڈے ڳھیندا رہ گیا پر او اوکوں نہ ملے۔ او سونا گھن تے کجھ گھر دی ضرورت دیاں چیزاں گھن آیا تے کجھ جڑی بوٹیاں گھن تے سونا بناون دی کوشش وچ مصروف تھی گیا

ھک ڈینھ او بکری دی زنجیر پکڑ تے ویندا پیا ھا کہ بکری اوندے ہتھ وچوں چھٹ تے بھج گئی۔ او
پہاڑیاں تے اڈے اڈے ، بھجدی رہی تے شفیق اوندے پچھوں بھجدا ریہا۔ اوکوں ڈر ھئی کہ کتھائیں بکری گم نہ
تھی ونجے۔ کتھائیں ڈھلوان وچ ڈھہ نہ پووے۔ بادل چھائے ہوئے ھن۔ پہاڑاں تے سبزہ تے سدھے درخت
عجیب سماں پیدا پے کریندے ھن۔ ھک جا تے او ٹھہک تے رہ گیا او کیا ڈیھدے جو سامنے ھک ناگ پھن
پھیلا تے بیٹھے تھیا۔ اوندے منہ دے وچ ھک گولی ھے جیکوں او باہر سٹیندے تے ول اوکوں چا گھندے۔ او
اوں پتھر دی گولی نال کھیڈدا پیا ھا۔ اتفاقاً بکری نیں اوں پاسے ٹپا ماریا۔ ناگ نے بکری کوں ڈٹھا تاں او گولی چھوڑن
بھل گیا تے رینگدا ہویا چٹاناں دے وچ غائب تھی گیا۔ شفیق نیں او گولی چا گدی۔ او منکا ھئی۔ جیندے نال
ناگ کھیڈدا پیا ھئی۔ اوں سنیا ہویا ھا جو ھک خاص قسم دے ناگ دے منہ وچ منکا ہوندے جیکوں ناگ ڈنگ
مارے اے اوندا علاج وی ھے۔ اوں نیں او منکا کھیسے وچ سٹا۔ اوں نیں بکری کوں پکڑیا تاں اوندی زنجیر دے
ڈو ترائے کڑیاں سونے دے بنیاں ہوئیاں ھن۔ اوں سوچیا اے زنجیر ضرور پارس دے پتھر نال ٹکرائی ھے جو
اے سونا بن گئے۔ اوں پتھر کوں بہوں تلاش کیتا پر او اوکوں نہ ملیا۔ شام تھیندی ویندی ھئی۔ رات نال پئی
آندی ھئی۔ او بکری کوں گھن تے گھر آ گیا۔ گھر آیا تاں اوندی بیگم نیں آکھیا قربان خان کوں ناگ ڈنگ گئے۔
شفیق پریشان تھی گیا۔ اوندے چار پنج سال دا بال زندگی موت دی کشمکش وچ مبتلا ھئی۔ او قربان خان دے کول
گیا۔ جیب وچوں منکا کڈھیا۔ جتھاں ناگ نیں ڈنگ ماریا ھئی او زخم دے نال منکے کوں گھن گیا۔ منکا اڈتے زخم
کوں چمبڑ گیا تے پھنڈڑ لگ پیا۔ شفیق نیں منکا چا تے اوکوں نچوڑیا۔ اوندے وچوں زہر تے خون دے قطرے
ڈھٹھے۔ شفیق او منکا ول زخم تے رکھ ڈتا۔ ترائے چار دفعہ رکھن دے بعد او منکا زخم کوں نہ چمبڑیا۔ گویا منکے نیں
سارا زہر چوس گدا ھئی۔ ہن قربان خان سب نال کھل کھل تے گالھیں پیا کریندا ھا۔ سارے گھر وچ خوشی دی
لہر دوڑ گئی۔ قربان خان نیں آکھیا جو میڈے پیر تے معمولی جی خراش آئی ہے جیویں کوئی کنڈا پڈ گیا ہووے۔
ایندے واسطے تساں اتنے پریشان ھاوے۔ شفیق نیں قربان خان کوں ترسلی ڈتی تے آکھیا کہ پتر اساں تہاڈی
معمولی جی تکلیف وی نئیں ڈیکھ سگدے کیونکہ تساں اساکوں بہوں پیارے ہیوے۔ ول او بکری دی طرف متوجہ
تھیا جیندی زنجیر دیاں کڑیاں سونے دے بنیاں ہویاں ھن۔ او نیں زنجیر توں سونے دیاں کڑیاں علیحدہ کیتیاں۔ او
ھک کڑی کوں چا تے شہر گیا تے سنارے کوں ونج ڈتس۔ سنارے نیں اوں سونے کوں کسوٹی تے پرکھیا او خالص
سونا ھئی۔ سنارے نیں اوندی قیمت ادا کر ڈتی۔ او حیران ھئی کہ لوھا سونا کیویں بن گیا۔ لوہے دی رنگت تبدیل

کیا ھئی ھئی کہ اوندی تاثیروی تبدیل تھی گئی ھئی۔ او پتھرکوں گولیندا ریھا پر پتھراوکوں کتھائیں نہ ملیا ایں دوران بارشاں دا سلسلہ شروع تھی گیا۔اتنی تیز بارش تھئی جو انہاں دی وستی دا رستہ شہرکنوں کٹیج گیا۔ چناناں توں پانی اتنی تیزی نال وھندا جو کئی پتھراں کوں وی وھا تے گھن ویندا ھئی۔ شدید بارش دی وجہ کرتے ناگ پاڑیں وچ وہہ تے محفوظ مقام دی تلاش وچ وستی وچ آ گئے۔ روزانہ کوئی نہ کوئی ناگ وستی دے ھک ادھ بندے کوں ڈنگ مار گھندا۔ شفیق دا منکا بھوں کم آیا۔ کئی جاناں بچ گیاں۔ کئی سنیاسیاں تے حکیماں دا روزگار ٹھپ تھی گیا۔ایں موسم وچ او خوب کمائی کر گھندے ھن۔ بارشاں دا موسم ختم تھیا تاں زندگی دیاں رونقاں واپس آگیاں۔ اوں نیں چند زنجیر بازار توں خرید کیسے ول او اوں جاتے گیا جتھاں اوندا خیال ھئی جو جتھاں بکری گزری ھئی تے زنجیر سونے دی بن گئی ھئی۔ او زنجیر کوں گھیل تے الٹے پیر چلدا۔ زنجیراں کوں ڈیھدا رھندا تاکہ جتھاں زنجیر سونے دی بنے او فوراً اوں پتھر کو چا گھنے جیندے نال ٹکرا تے زنجیر سونے دی بنے۔ ھک دفعہ او گہری کھئی دے وچ ڈھاندے ڈھاندے بچیا۔ بس چند انچاں دا فاصلہ ھئی کہ اوں نیں مڑتے ڈٹھا او گہری کھائی دے دھانے تے کھڑا ھئی۔ اگر او ھک قدم پچھوں تے ہٹدا تاں اوندی ھڈی پسلی ھک تھی ویندی۔ کیں کوں پتہ وی نہ چلدا جو اوکتھاں گیا۔ او ھوں ویلے واپس گھر آگیا۔زنجیراں سونے دیاں نہ بن سگیاں۔ ول اوں نیں بھوں ساریاں بکریاں خرید کیتیاں انہاں دے پیراں وچ لوھے دے نعل لوائے او بکریاں چراون واسطے انہاں کوں پہاڑ تے گھن ویندا تے ھر بکری دے کھرکوں ڈیھندا رھندا۔ ھر بکری دے نعل کوں ڈیھندا شاید کوئی سونے دی بنی ہووے پر او سارے لوھے دے ہوندے ھن

اج سویرے سویرے اوں دائی کریماں کوں ڈٹھا او بھوں پریشان ھئی۔ او گھبرائی ہوئی ھئی۔ اوندا منہ پیلا ھئی۔ اوندے چہرے تے تھکن دے آثار نمایاں ھن۔ شفیق نیں پچھیا کریماں مائی کیا حال ھے۔ اج کیندا بال جماتے آئے وے۔ اے سن تے کریماں مائی بوکھلا گئی تے تیز تیز قدماں نال گھر روانہ تھی گئی۔ شفیق سوچیا دال وچ ضرور کجھ کالا ھے۔ شفیق اوندے پچھوں گیا تے آکھیا معاملہ کیا ھے کریماں نیں کمبدے ہوئے آکھیا شفیق بھرا ذرا میڈے گھر آ او ھک ضروری گالھ کرنی ھے۔ شفیق کریماں دے نال تھی پیا۔ او شفیق کوں آپنے گھر گھن گئی۔ ھک کھٹ تے بہہ گئی تے آکھیا بھرا شفیق رات ڈاڈھی اوکھی گزری ھے۔ شام کو نمبردار دے گھرکنوں تھی تے آندی پئی ھم تے رستے وچ ھک نوجوان ملیا تے آکھیا میڈی بیوی دی طبیعت بھوں خراب ھے۔ میڈے نال ہنیں چلو۔ میں آکھیا میں گھرتاں آکھ آواں مگر اوں نیں میکوں بھوں ساریاں پیسیاں دا لالچ ڈتا تے

میکوں گھن تے چلا گیا۔ وستی دے باہر ویران جاتے جتھاں نہ کوئی آدمی ھئی نہ آدمی دی بو۔ ھک جھونپڑی وچ گھن گیا۔ ھک خوبصورت عورت بستر تے لیٹی ہوئی ھئی۔ درد دی شدت دی وجہ کرتے کراہندی پئی ھئی۔ نوجوان نیں آکھیا میں باہر بیٹھاں تساں اپناں کم شروع کرو۔ تھوڑی دیر دے بعد ھک خوبصورت بال پیدا تھیا۔ میں اوکوں ڈوجھی کھٹ تے لٹایا او اٹھی بیٹھا کھٹ توں تلے لتھاتے بھج گیا۔ پنج منٹ دے بعد ھک بیا بال پیدا تھیا۔ ایں طرحاں ساری رات ہر پنج منٹ دے بعد ھک بال پیدا تھیندا رہیا۔ تے وڈا تھی تے بھجدا گیا۔ ایں طرحاں سویر تھی گئی تے بال جمݨ بند تھی گئے۔ میں اجازت منگی تاں اوں نوجوان نیں میڈی لوکار وچ کولے بھر ڈتے۔ میں کولے تاں رستے وچ سٹ آئی ھاں۔ مائی کریماں نیں ڈٹھا تاں لوکار دے نال کولے دے بدلے ھک سونے دی ڈلی چمبڑی ہوئی ھئی۔ کریماں نیں او سونے دی ڈلی ہتھ وچ گدی تے آکھیا ھائے کوئلیاں دا ڈیر تاں میں رستے وچ سٹ آئی ھاں ول او ڈوھیں وستی باہر چلے گئے انہاں بہوں تلاش کیتا پر نہ کولے ملے نہ جھونپڑی نظری۔ اتھاں تاں بس ویران پہاڑی سلسلہ ھئی۔ بہوں گولن دے بعد او واپس آ گئے۔ شفیق سوچیندا رہیا سونا کیویں بندے۔ مائی کریماں دی آواز تے او چونکیا او آدھی پئی ھئی۔ رات جیہڑے بال تھن او کئیں انسان دے کوئینا ھن شاید او جن ھئی جیہڑا انسان دی شکل بن تے آیا ھئی تے میکوں گھن گیا ھا۔ تے مارے خوف دے میں کجھ وی نہ آکھ سگی تے ساری رات بال پیدا کریندی رہی۔ کاش او کولے رستے وچ نہ سٹیندی تاں ھن میڈے کول کتنا سونا ہوندا۔ شفیق اے آکھ تے چلا گیا مائی کریماں جو تیڈا مقدر ھا او تیکوں مل گئے

شفیق اج وی آپڑیاں بکریاں چراون واسطے گھن گیا ھا او اے وی خیال رکھیندا ھا جو کوئی نانگ یا وٹھوھاں بکری کوں نہ ڈنگ ونجے۔ پہاڑی وٹھوھیں وی وڈے وڈے ہوندے ھن۔ پہاڑ تے جیہڑے رنگ دے پتھر ہوندے ھن اوں رنگ دے وٹھوھیں ہوندے ھن۔ او بکریاں کوں ڈیدھا کھڑا ھا تے ھک بکری نیں ھک چٹاں توں ڈوجھی چٹان تے ٹپا ماریا۔ اوندے کھروں چنگاریاں نکلیاں او کجھ لنگڑا تے ٹرن لگی جیویں اوندی نکل گئی ہووے۔ شفیق نیں اوں بکری کوں پکڑ گدا اوندی جنگھ چاتے اوندے کھر کوں ڈٹھا تاں لوھے دی نعل سونے دی بنڑی ہوئی ھئی۔ او نال گیا تاں پتھر اوندے نال پیا ھا۔ اوندی قسمت دا تارا جاگ پیا ھا۔ جھوں چنگاریاں نکلیاں ھن او اوں جاتے گیا او اوں جاتے پہنچیا تاں کیا ڈٹھا ھک وٹھوھاں مویا پئے۔ اوکوں مرے ہوئے کئی ڈینہہ تھی گئے ھن۔ اوندی کھل ادھڑی ھوئی ھائی اوندے سر دے کول ھک چھوٹا جا گول پتھر چمکدا پیا ھا۔ اوں نیں اوں پتھر کوں چا گدا۔ ھک بکری کوں پکڑ تے اوندے نعل کوں رگڑیا تاں او سونے دی نعل ھوں

ایہے نمی گئی۔ او ساریاں بکریاں گھن تے حوں ویلے گھر آ گیا۔ آپنے کمرے دا دروازہ بند کیتا تے اندروں کنڈا لا ڈتا۔ ھک لوھے دی زنجیر تے او پتھر رگڑیا تاں او سونے دی بن گئی۔ اوں نیں ایہے راز گھر والیاں کوں وی نہ ڈسیا کہ عورتاں ایویں گالھ اڈا ڈیندن عورتاں دے دل وچ کوئی گالھ نئیں کھڑدی۔ ڈوجھے ڈیہنہ او کجھ سونا ویچ تے لوھے دی سیف گھن آیا۔ لوھے دے وڈے وڈے پیس گھن آیا ھک ھک لوھے دے پیس تے اوں نیں پتھر رگڑیا تے او سونے دے بندے گئے ول اوں نیں سیف تے وی پتھر رگڑیا تے او وی سونے دی تھی گئی۔ سارے سونے دے پیس اوں نیں اوں سیف وچ رکھے سارا سیف سونے نال بھریا ھویا ھا۔ اوں نیں ھک شاندار عمارت تعمیر کرائی او ھن اوں وستی دا ساریاں کنوں امیر آدمی ھا لیکن اوکوں ڈر ھئی کہ حکومت کوں پتہ نہ لگ ونجے کہ شفیق کیمیا گر ھے۔ ایندے کول او پتھر ھے جیندے نال او سونا بنا گھندے۔ اگر حکومت کوں پتہ لگیا تاں او اے سونا تے جائیداد ضبط کر گھسی۔ اوں نیں او تانگ دا منکا تے وٹھوھیں دے سر وچوں نکلیا ہویا او پتھر جیندے لاون نال لوھا سونا بن ویندا ھائی ھک ڈبی وچ رکھ تے سیف وچ رکھ ڈتا اوں سیف دیاں چابیاں ہمیشہ آپڑیں کول رکھیندا ھا۔ ھن اوندا پتر قربان خان چھ ست سال دا تھی گیا ھا۔ ھک ڈیہنہ اوں نیں سیف دیاں چابیاں شفیق دی جیب وچوں کڈھیاں۔ شفیق مزے نال ستا پیا ھئی۔ اوں نیں سیف کھولی اوندے وچ سارا سونا بھریا ہویا ھئی۔ ھک دراز وچ سوھنی جئی ڈبی پئی ھئی۔ بال ھئی' اوکوں او ڈبی بہوں پسند آئی۔ اوں نے او ڈبی چا گدی تے باہر نکل گیا۔ آبشار دے نال اچی جاتوں پانڑیں ڈھاندا پیا ھئی۔ اوندا شور ھک عجیب سماں پیدا پیا کریندا ھئی۔ پانڑیں تلے ویہہ تے کسی دی صورت وچ تیزی نال وہندا پیا ھئی۔ قربان خان نیں او ڈبی کھولی اوندے وچ ڈو پتھر پے ھن۔ اوں نیں ڈبی وچوں او پتھر کڈھے تے انہاں نال کھیڈن لگ پیا۔ ھک پتھر کوں ھک جاتے رکھ تے چند قدم پچھوں ہٹ ویندا تے ڈوجھے پتھر نال اوندا نشانہ گھندا۔ پتھر تے پتھر ٹکراون دی کوشش کریندا ں۔ ھک دفعہ منکے نال وٹھوھیں والے پتھر دا نشانہ گدا۔ نشانہ نشانے تے لگیا۔ پتھر تے پتھر لگا تاں ڈوھیں پتھر ٹکرا تے آبشار دے پانی وچ ونج ڈٹھے او بھج تے گیا تاکہ انہاں پتھراں کوں چا گھنے او پتھر بہوں خوبصورت ھن پر پانی دی روانی اتنی تیز ھئی کہ او پتھراں کوں پتہ نئیں کتنی تیزی نال کتھاں دا کتھاں گھن گئی ہوسی۔ اگر او کسی دے وچ لہندا تاں اوندا پانی پتہ نئیں ہوکوں دی وھا تے کتھاں دا کتھاں گھن ویندا۔ او کسی روڑ ہتھ بیٹھا مریندا ھئی۔ پانی دی روانی اتنی تیز ھئی کہ او ہتھ سٹ تے واپس ہتھ باہر کڈھ گھندا ھئی

شفیق دی جیرڑھے ویلے جاگ تھئی تاں اوں ڈٹھا جو سیف کھلی ہوئی ھے او سیف کول بھج تے گیا سونا

او پریشان تھی گیا سارا موجود ھئی پر او ڈبی غائب ھئی جیندے وچ ناگ دا منکا تے سونے بناون والا پتھر پے ھن۔ او پریشان تھی گیا اوں نیں جیب وچ چابیاں ڈھیاں تاں چابیاں غائب ھن۔ اوں آپڑیں بیوی کنوں پچھیا جیں لاعلمی ظاہر کیتی اوں پچھیا ایں دوران کوئی ملن والا تاں کوئناں آیا ھئی۔ اوندی ذال نے آکھیا کوئناں۔ ول اوں پچھیا قربان خان کتھاں ھے ذال نے آکھیا پتہ نئیں کتھائیں کھیڈدا بیٹھا ہوسی اوں نے پچھیا آخر گالھ کیا ہے۔ شفیق خان نے کج نہ ڈسیا تے باہر چلا گیا۔ او قربان خان کوں وستی دے باہر بھیندا ریہا پر او کوں کتھائیں نہ ملیا آخرکار او آبشار دی طرف روانہ تھی گیا او کیا ڈیدھے جو قربان خان ھک خطرناک چٹان تے بیٹھے تے تیز وہندے ہوئے پانی دیاں لہراں وچ آپڑاں ہتھ پیا سٹیندے۔ اگر او ڈھ پوندا تاں اوندا پتہ وی نہ لگدا کہ او کتھاں گیا۔ شفیق جیرھے ویلے اتھاں پہنچیا تاں او بھج تے آیا تے آکھیس ابا جی ایں ڈبی وچ جیرھے پتھر ھن انہاں نال میں کھیڈدا پیا ہم۔ ٹک پل پیا کھیڈدا ہم۔ ھک پتھر تے ڈوجھا پتھر مارم تاں او پتھر، پتھر تے لگیا تے ڈوھیں کسی وچ ونج پین۔ شفیق کوں آپڑاں دل بڈدا ہویا محسوس تھیا۔ اوندے دل دیاں دھڑکناں بند تھیندیاں ہویاں محسوس تھیاں۔ پہاڑی سردی دے باوجود اوندا بدن پگھر وچ دھا گیا۔ او بھج تے پانی دے نال گیا۔ صاف شفاف پانی وچ پرے پرے تک انہاں پتھراں دا کوئی نشان کوئناں ھئی۔ او کسی دے کنارے کنارے پرے تک گیا پر پتھر او کوں کتھائیں نہ ملے۔ او مونجھا ماندا قربان خان کوں گھن تے گھر آگیا۔ اوں نیں چابیاں گھن تے سیف دا دروازہ بند کیتا۔ اوں دل وچ آکھیا جتنا سونا میں بنائے شاید اتنا میڈے مقدر وچ ہوسی۔ او انہاں سوچاں وچ بیٹھا ھئی کہ او کوں اطلاع ملی پیر رحیم الدین صاحب آئے ھن۔ او فورا انہاں دی خدمت حاضر تھیا۔ پیر صاحب زیر لب مسکرائے تے آکھیا آ شفیق خان اڈے آ میڈے کول بہو۔ اے دولت تے اے سونا کوئی حقیقت نئیں رکھیندا۔ اساڈی نگاہ دے سامنے ایندی کوئی حقیقت کوئنی۔ انہاں کنوں اساں درویشاں کیا گھنا۔ انہاں شفیق کوں چند وظیفے ڈتے ول آکھیا ھن گھر ونجو۔ اوندا اتھوں اٹھن واسطے دل نہ کریندا ھئی پر پیر صاحب دا حکم ھئی او خاموشی نال اٹھی تے واپس گھر آگیا۔ کج دیر دے بعد او گھروں نکلیا تاں پیر صاحب چلے گئے ھن۔ ول او عبادت تے ریاضت وچ مشغول تھی گیا۔ او کوں حقیقی خوشی مل گئی۔ ایں جہاں دی دولت تے اوں جہاں دی دولت۔ وظیفے نال کئی راز کھلن لگ پئے۔ جوں جوں او عبادت کریندا توں توں اوندا دامن خوشیاں نال بھریندا گیا۔ ول اوں دل وچ آکھیا حقیقت وچ تاں کیمیا گری اے ھے

مندری

م۔ ش نسیم بھٹی

بھاویں جو میڈی عمر چھوٹی ھئی میں منتاں منوتیاں دا سکدے لوہندے ماء پیو دا ہکو ہک پتر ہم۔ میڈے جمن تے وڈیاں خوشیاں منائیاں گئیاں۔ میڈی ما میکوں لاڈ پیار نال پالیا۔ ساڈے خاندان دی ہک ریت ھائی جو بالاں دیاں چھوٹے لاہی دعائیں خیر دیاں پڑھ تے منگنی کر ڈیندے ھن جو گھراں دے ساک گھراں وچ ھی رہن تے ساڈی بیادری وچ کوئی غیر نہ آن وڑے تے خاندان تے جد پشت دی سنجان وی رہ ونجے۔ زمانے دے نال نال رسماں تے ریتاں وی بدلیاں گئیاں تے بندے وی کجھ لاشعور تھی گئے۔ اساں روہی وچ ٹبن والے ٹوبھے تے رہندے ہاسے۔ روہی وس پووے ہا تاں کئی ہک تل دے لوک گائیں تے بکریاں گھن تے اساڈے ٹوبھے تے جھوکاں آن لاون ہا تے اساڈا ہک پاند کنوں پوچھڑی سکاوی میڈے ماسڑ دے گھر دیرہ آن لاوے ھا۔ تل دے لوک گڑ کھنڈ تے چاول جیہاں سوغاتاں چا آون ھا۔ اساں روہی دے واسی لوک سیٹوں، کھمبیاں، کھکڑیاں، متیرے، چبھڑ تے کرہیں دے پاٹے کھاون والے لوک انہاں سوغاتاں کیتے سکدے ضرور ھاسے پر ساڈے دل بھکے نہ ہوندے ھن جے کوئی روپے دی شئے ڈیوے ھا تاں ڈھا روپے دی شئے گھن وی ونجے ھا۔ میڈی ما میڈی ماسی دی دھی مسات نازو نال میڈا ناتواں گھت ڈتا جو اساں ڈوھیں ۔ بھنیرڑیں رل پوسوں ساڈا شریک میڈے ماسڑ کوں ایویں دھوتیاں لائی رکھے ھا۔ میاں تیڈی دھی کوئی پر نیجن بیٹھی منگدی ھائی۔ حالی کھاپلے جوان تھیوے ول سوچ سمجھ تے کم کریندے ھن توں رن دے آکھے لگ تے منگنے کر ڈتے ھنی۔ سیانے آہدن جتھاں فلانڑیں دا پیر اتھاں ڈاتری پھیر نہ پھیر۔ ساڈیاں کوئی ڈیڈھ ڈوں سو بکریاں ھن تے ویہارا کھن گائیں دی ھن۔ ساڈا کھیر گھیئو ماشاالله گھر دا ھائی۔ کھاون پیون دی کئی پرواہ نہ ہوندی ہئی۔ خوراک اچھک ملدی ہئی۔ میں ڈیہاں دے وچ گھبرو نکلا آندا ھم۔ میں روزانہ بکریاں ڈہر آلے پاسے گھن ویندا ہم۔ بکریاں چردیاں رہ ونجن

ھا۔ میں نی اتے بہہ کرائیں ۔ بینسری تے خواجہ فرید سائیں دی کافی "وچ روھی دے رہندیاں نازک نازوے جیہاں" آکھاں ھا تاں ویندے بندے کھڑویندے ھن تے میڈیاں بکریاں وی چکن چرن بھل ونجن ھا میڈے باہروں کمیاں تھی آن کھڑوون ھا۔ ساڈیاں جھوکاں دیاں کئی بڈھڑیاں مائیاں آکھن ھا۔ کرماں سڑیا نظر کھا و۔سیا۔ کہیں دی روہی وسی ہوئی ھئی۔ ٹھل' کہرن دھامن' دربھ' تلہ' روہیلہ گھا' بھرٹ' جوائین' پھوگ کھپ بوٹی کلانڑیں' پانولیاں تے جوھائیں تے بہار ہووے ھا۔ میں پھگوسی ماری رکھدا ہم تے پانولی دی چیڑھ دی چنڑیں رکھدا ہم۔ اساڈیاں وڈیریاں کڈاہیں شہر ونجن ھا تاں دیسی گھیو' چیڑھ تے پھگوسی ویچ کرائیں تے اساڈے کپڑے' گہنے' کئی تھاں بھانڈے تے کوئی بالاں کیتے شئے شوشونگڑی گھن آندیاں ھن۔ اساں کوئی ڈو ترائے گائیں وچھیاں۔ کجھ بکریاں لیلے وچھے بیسہ رج تھی گیا تاں میڈی ما میڈی ماسی کوں آکھیا جو نانویں تاں بالاں گھٹ ڈتے ہاسے' چولے ڈلے تے چھلے مندری دی ریت پوری کروں ھا۔ میں پتر دی خوشی مناون چاہندی ھاں' میڈی ماسی آکھیا بی بی کیوں نہ خوشیاں مناؤں۔ نازواج وی تہاڈی تے کل وی تہاڈی ہے۔ بئے ڈیہاڑے ڈوہیں ۔ بھینڑیں شہر دی تیاری کیتی میڈی ما میڈے کیتے چٹے لٹھے دی چادر تے بوسکی دا چولا تے ململ دا پٹکا گدا۔ ماسی میڈی دھی کیتے کناری والا جوڑا' سونے دیاں والیاں تے ڈون سونے دیاں مندریاں ھکو جیہاں جنہاں وچ رتے رنگ دا ھک ھک تھیوا جڑیا ہویا ھا گدیاں تے بیا کوئی مینڈھی' مساگ' تیل' پھلیاں تے پیلا رنگ گھن آئیاں اتے رات جھوکاں دے بزرگ کٹھے تھی تے منگنے دی گنڈھ چندر دی چوڈویں' بدھ وار پاتونے۔ اگوں سویل کوں میڈا پیو اٹھ تے پاکھڑا رکھ' تنگ جھک تے سوار تھیا تے سکیاں کوں کانڈھے ڈیون ٹرپیا

چن دی چوڈی آگئی۔ کمہار گھڑے تے خمرے چا آیا۔ نائی سوہنا مکناں بنا آیا تے موچی ڈوں تلے والیاں جتیاں بنڑا آیا تے ڈھوا آن ڈتا میڈے پیو ساریاں کوں ھک ھک بکری ڈتی۔ پرے پرے کنوں ساڈے سکے آئے۔ میراثی ڈھول نغارے تے شرناء وجاون پئے گئے۔ سارے بینگر بڈھڑے جھومر مارن پئے۔ جھومر تاڑی تھیندی رہ گئی۔ چڑھویا دیگاں کھڑا پکاوے۔ ساڈیاں ترے پھنڈریں بنیاں تے کوئی چالھی بکر کٹھے۔ گھیو شکراں سوا۔ رات ہر کوئی روٹی کھا پی نٹاں دا تماشہ شروع تھی گیا۔ نٹاں "سخی رنگیلے" دا سانگ کیتا۔ کریمن نقلی دی بٹ کڑاک نال ساری رات کھلدیں ہسدیں لنگھ گئی۔ وڈی دھوم دھام نال پوہ بھگتا تے منگنی دی رسم ریت پوری تھئی جو منگنی دی مندری میکوں تے میڈی منگیندی کوں پوائی گئی۔ بئے ڈینہہ خمیس دے ڈیہاڑے سویلے چمن پیر منوتی ڈیون دی تیاری تھی پئی۔ اٹھاں دے ھار سنگار کرتے کجاوے کیتے۔ ڈھول بین والے نال ٹرپیو

ے۔ روہی دا پندھ نیاں تے ڈہر لڑھیندے دیگرنال چنن پیر پہچ گیو سے۔ رات کوں چھ بکرتے ڈوہ گھٹے بنڑے۔
ز۔ ہیں روٹی پکاون اچ لگ گئیاں۔ میلہ بھریا ہویا ھا۔ سپیکراں دے آوازاں، سرکس، تھیٹر تے موت داکنواں،
ہرپاسے بجلیاں ھن تے اگوں مٹھائیاں والیاں دے ہٹ ہوون۔ اساں وڈے جواناں دے نال بال وی میلہ
پھردے رہیو سے۔میڈے پیو پنج سیر مٹھائی گدی۔ عشاء ویلے واپس آپڑیں دیرے تے آگیو سے۔ روٹی تیار ھئی۔
روٹیاں کھاپی میڈی ما سارے بالاں کوں مٹھائی ونڈی۔ رات کوں فلاسیاں وچھا فرش محمدی تے سم گیو سے۔جمعے
دے سویلے اٹا گھنا ڈیون دربار تے ذالیں گاون گاندیاں ہویاں دربار تے گئے سلام بھر دعامنگی۔ منوتی لہا کج گھیو
تے چوری گھٹے دی مجاور کوں ڈے ول آیوسے اگوں کجاوے تیار ھن۔ چڑھدے پچھاں روانہ تھی پیو سے۔ سارا
ڈینہ پندھ کیتا۔ بجھ ایویں لٹ پٹ ہوسی آپسریں ٹوبھے تے پہچ گیو سے بیادری دے کئی بندے اتھاوں ہی آپڑیں
آپڑیں گھراں دو چلے گئے۔ باقی ول ہئے ڈینہہ۔ ساڈے ٹوبھے تے کوئی ویہہ تریہہ جھگے ھن۔ چاننیاں راتاں وچ
اساں سارے بال کٹھے تھی کرائیں ایلما ڈیلما، گنجی کبوتری، وٹ کرولا، چٹی چادر، ٹپ ٹپن، پیر گھساواں تے لک
چھپ کھیڈدے ہاسے۔ جھومریں جھومر کٹھے کھیڈوں ھا۔ میڈے اتے آڑ آونجے ھا تاں میں نازو کوں نہ
پکڑاں ھا۔ جے اوندے اتے آڑ آونجے تاں او میکوں نہ پکڑے۔ ساکوں ھک ہئے نال محبت ھائی۔ کھلدے
ہسدے ڈینہہ گزردے رہے۔ پر شریک اساڈے سڑدے ھن۔ دھوتیاں تے شیطان بندیاں اگوں پچھوں لاون
شروع کرڈتیاں۔ میڈے ماسڑ دامتھا وی کوڑھا تھیون پئے گیا تے میکوں گندیاں اکھیاں ڈیکھن لگ گیا۔ نازو کوں
اساڈے گھر آون ہنک ڈتس۔ میڈی ماسی نال وی جھیڑا لاون شروع کر ڈتس۔ میکوں وی گھروں ہنک ڈتس۔
میڈی ما ہر ویلے موبجھی ماندی رہون پئے گئی۔ ساڈے ڈھیر سارے کجوپرے پئے گئے۔ اگلے سال روہی نہ وٹھی۔
ٹوبھے سک گئے۔ روہی وچ کوئی شئے نہ پھیری۔ ڈھانڈے ڈھور بھکے تسے مرن پئے گئے۔ لوک جھوکاں کڈ
کرائیں تے نہری علاقیاں دا رخ کیتا میڈا ماسڑ وی ٹڈی چا کرائیں تے ساڈے اوں شریک کول دیرہ ونج لایا۔
اوندی کج زمین دریا دے کچھے وچ ہئی۔ شریک ول شریک ہوندے کیویں آہدھن جو شریک چنگا ہووے ھا تاں
خدا آپڑاں شریک نہ بناوے ھا۔ اوں کوئی ڈو ترائے وگھے زمین ڈیون دا لالچ ڈتا تے میڈے ماسڑ کنوں نازو دا
ساکا آپڑیں پتر کیتے منگیوس۔ پتر اوندا پڑھا لکھیا ھائی پر سنگت اوندی گندے لوکاں نال ھئی۔ رات دیاں لوکاں
دے واڑاں وچوں پھٹیاں چنڑ گھنے ھا۔ ککڑیاں چا گھنے ھایا پتیاں پٹ آوے ھا۔ نت تھانے تے کھلے کھادی
رکھدا ھئی۔ ماء پرھانڑ تے پتر فتح خاں والی مثال ھئی۔ اساں ٹڈی چا کرائیں شہر دے نیڑے نویں آبادی دے

ھک چک دے باہروں سی تے جھوک آن لائی۔ ھک ڈینہہ میڈی ما چوری والی عید دی چوری کٹی چوری وچ کھنڈ، گری، جیرا، چھوٹی لاچیاں تے بدام گھتے تے ھک تھالی کٹ دی بھر تے میڈی ماسی دے گھر ڈیون ٹر پئی۔ اتھوں بس یا ویگن دا ھک گھنٹے دا پندھ ھئی۔ اگوں میڈے ماسڑ میڈی ما کوں گھر آئی کوں نہ الوایا نہ بولیا تے جھگی جھونڈ سٹ تے باہر نکل گی۔ ماسی اپنی بھین دے گل لگ تے روون پئے گئی۔ نازو وی میڈی ما دے گل لگ روون پئے گئی۔ میڈی ماسی ہنجوں پوچھیندے ہوئیں آکھیا بی بی میں مجبور ھاں۔ بھنرمویے تیڈے ظالم میکوں ماریا وی ھس تے نازو دا نکاح وی کر ڈتا ھس۔ میڈی ماچوری ڈے تے انہاں پیراں تے پچھوئیں ول آئی میں بکریاں چھیڑ تے نہر تے ھک ککر تلے گھن گیم۔ میڈی چھاوی کوہاڑی جیہڑی جو اللہ ڈتے لوھار میڈی منگنی تے ڈھوے اچ آ ڈتی ھئی۔ اوندی پین تے پتل دا کم تھیا ہویا ھا۔ کنگر مور بنڑے ہوئے ھن۔ میں ککر تے چڑھ ڈو ترائے ڈھینگریاں کپیاں۔ ہک موٹی ٹینگلی کپن کیتے زور دی کوہاڑی ماری تاں میڈی مندری وچوں تھیوا اڈ تے تلے ڈھے پیا۔ میڈے دل کوں کجھ تھی گیا تے ھاں مٹھ وچ آ گیا۔ میں ایویں صم بکم تھی گیم۔ تھیوے تے مندری وچ میڈی حیاتی ھئی۔ میڈی منگنی دی مندری ھئی۔ ول نازو دی تے میڈی ڈوہیں ھکو جیھاں تے ھکو جیہے تھیوے ھن میں ککر توں تلے لہہ ساری مٹی پھرولیم پر تھیوا نہ لبھا تھیوے کنوں بغیر مندری بٹی لگدی ھئی۔ ڈینہہ لہندے میں بکریاں گھن تے گھر آیم تاں اگوں اماں موجھی بیٹھی ھئی میکوں موجھا ڈیکھ تے اماں ھاں نال لایا تے روون پئے گئی تے آکھیوس میڈا رانجھن ماندا نہ تھی میں پتر کوں روہی دی ھیر پرنیساں ھک ڈیہاڑا آسی ماسڑ تیڈا سر تے بانہہ رکھ تے روسی، میڈی بھین دی عمر وی روندیں کھاندیں گذردی پئی اگوں دھی کوں دوزخ وچ سٹیا ھس۔ میں ایہے گالھ سنڑیں تاں میکوں تاں سنوار آ گیا میں ڈسکیاں بھریندے ہوئیں آکھیا اماں میڈی مندری وچوں تھیوا ڈھے پئے میڈی ما میکوں چمنڑ پئے گئی تے آکھیس " پتر حوصلہ کر۔ جوان بنڑ کملا نہ تھی اماں صدقے ایہے مندریاں پیندا ھر کوئی اے پر تھمکیندا کوئی کوئی ایہے " " اماں میکوں موکل ہووے تاں میں ماسی دے گھر تھی آواں " میں زاری نال آکھیا " ماصدقے تھیوے کیا ونج کریسیں۔ ماسڑ تیڈے گھروں ہتھک ڈتے تے دھی دا نکاح موئے کھدو دے پتر نال کر ڈتے آکھے جے ساڈا نئیں رہا تاں سکوت کہیں۔ ماسی تیڈی ساری گزری وھائی میکوں کر سنوائی ھے۔ میڈی ما وین کر تے روون پئے گئی۔ اساڈی ساعت ول کجھ ابجھی ہری جو بکریاں ساریاں وک وکا گییاں۔ ھک ڈو گائیں آن بچیاں۔ ترائے سال تھی گئے روہی نہ ڈٹھی میں ہر ویلے موجھا رہ ویندا ھم

ھک ڈینہہ میڈی ما میکوں شہر نال گھن گئی کوئی گھیو چا تے آپڑیں اوں سنارے کول جیندے کنوں ہمیشہ گاہنے بنڑویندے ہاسے۔ کم سکھن گیتے بلھا آئی۔ میڈا استاد بہوں شریف آدمی ہا۔ میڈی ما دا بھرا بنڑیا ہویا ہا۔ میکوں پنج وقتی نماز پڑھاوے تے دین دنیا دیاں متیں ڈیوے۔ میں چوں پنجاں سالاں وچ کم سکھ گیوی تاں استاد میکوں ڈو ہزار مہینہ بنڑا ڈتا۔ میڈی ڈاڑھی لہہ پئی ھئی۔ میں ڈاڑھی رکھواگدی۔ لوک میکوں صوفی صاحب سڈیندے ھن۔ میں او دوسو نہ لگدا ہم۔ ھک واری تاں میڈی مابھل گئی "آکھے صوفی صیب میڈا دوسو کن گئے۔ اماں کون کڈے گئے۔ وے ماصدقے میڈا دوسوایں۔ وے مری ما میں تاں آپڑیں لعل کوں سنجانڑ ای نئیں سگی" سال کنوں پچھے تاں ملن آئی۔ روہی وس پئی ھئی۔ ھر کوئی آپڑیں آپڑیں ٹوبیاں تے آباد ونج تھیا ھا۔ میں ہر کوں کوئی چالھی بکریاں گھنوا ڈتیاں ھن۔ میں ھن ٹھیک ٹھاک کاریگر بن گیا ھم۔ ھک ڈینہہ میں سویلے سویلے نماز تے منزل پڑھ تے دوکان تے بوکھر بوھاری ڈے چھنکا لا تے شوکیس اچ گاہنیاں دے ڈبے لیندا بیٹھا ھم تے ڈوں پردے دار ترمتیں دوکان تے آئیاں تے میڈے استاد دا ناں آن پچھونے "تھوڑی دیر تائیں آ ویسن اماں" میں جواب ڈتا۔ کیا گھننا ہے اماں حکم کرو۔ میں پچھیا۔ ابا وے گھننا کجھ نئیں ایہے کجھ گہنے وچیندے ھیسے۔ پوٹلی وچوں گاھنے کڈھ تے میکوں ڈیندے ہوئے آکھیا۔ گاہنے بالکل نویں نکور ہوون۔ اماں گاہنے تاں نویں ھن کیوں وچیندے ہوے۔ اے ادھ کجھ پیسے ملسن ھن تاں۔ میں ہمدردی کریندے ہوئے آکھیا۔ پتر اساں روھیلے ھسے۔ روھی وس پئی ہے کجھ بکریاں گھنسوں تے آپڑیاں جھوکاں ونج آباد کریسوں پتر۔ ساکوں جلدی ھئی انہاں کوں تول تک تاں سہی استاد تیڈا وی آ ویسی۔ مائی چیٹ کریندے ہوئے آکھیا۔ میں پوٹلی وچوں گاھنے باہر کڈے تاں وچ ھک رتے تھیوے والی مندری نظر آئی میں حیران تھی تے انہاں زنانیاں کوں ڈیکھن بہہ گیومی اوے پتر زنانیاں کڈھائیں نیں ڈھٹیاں۔ تیڈیاں ماواں ۔ بھینڑیں کائینی۔ منہ تے ڈاڑھی ھئی۔ میں ٹھڈھا ساہ بھر تے مندری چا تے مائی کنوں پچھیا اماں ایہے مندری کتھوں بنڑوائی ھاوے۔ اوے بچڑا اتھاوں تیڈے استاد کنوں بنڑوائی ھاسے۔ ھیں مندری دے تاں سارے رواڑے ھن میں حیران تھی پچھیا۔ کیوں اماں ایہہ کھوٹے سونے دی تاں کوئنی۔ ایندے نال دی مندری میڈی وی ہے پر اوندا تھیوا ڈھے پیا ھئی۔ مندری میں سانبھی وداں ھم۔ اوے پتر ھیں مندری توں میڈی دھی نازو کوں طلاق تھی گئی اے۔ اچھا ماسی جے تیڈی دھی کوں طلاق تھی گئی ہے تاں میں دوسو آں تیڈا ۔ بھنڑیجہ۔ ول کیا ھئی اوہو گھڑا' کھوہ تے کھڑا

کافی

حضرت نصیرالدین خرم

ھک وار لنگھ آ ساڈی تو جا تے
داریاں کریساں سکاں لہا تے

پھل پان نِصریاں لاچیاں منگیساں
عطریں گلابیں مَل مَل دھوئیساں
مہندیاں لویساں سہرے پویساں
اگوں بلھیساں سبزا بٹّا تے

ھاں تے نہ رکھساں لڑ بہاسیں توڑیں
کرساں خدمتاں آئے ڈیلنہہ ڈوڑے
ادھ رات توڑیں ڈیساں مروڑے
لکھ شئیں کھویساں بندروں اُٹھا تے

سو جا پھٹیساں چیساں ادھاراں
کئی بکھ نہ ڈیساں' ڈیساں ہزاراں
اگوں میں کوڑیاں جباں کیا ماراں
خود ڈیکھ گھنی توں آپ آ تے

سو سو پوشاکاں ڈ۔نہہ وچ پویساں
سو ناز سہاساں لکھ خیس پیساں
ساریاں اکوھیاں تیڈیاں کریساں
ایڈوں کھنجا تے اڈوں کھنجا تے

جو بوڑ تیڈے کینے پکیساں
کیسر تے پتے لاچاں گھتیساں
بیٹھی میں اپڑاں تن من ٹھریساں
بھونی دیاں بوٹیاں کڈھ کڈھ چھکا تے

شملے دیاں سوٹیاں جئے پور دے چیرے
لکھ لعل نیلم پکھراج ہیرے
اوں تاں غریباں پر دل امیرے
جو چیز ڈیساں' ڈیساں رجا تے

ون ون مربے گھر پا رکھیساں
جئیں دم توں منگیں اوں وقت ڈیساں
اپنے وسوں تاں گھٹ نہ کریساں
کجھ توں وی سوہنڑاں سٹ چا خدا تے

سانول سمولا تیکوں رکھیساں قابو
سڑدیاں کوں ڈیسدیں چل وسی چھابو
انب احمد پور دے کلمیاں دے بابو
مجے کنوں پنڈ ڈیساں منگا تے

تیئیں کان آئے ڈ۔نہہ ڈولیاں اٹھیساں
جوڑیاں دے زردے آئے ڈ۔نہہ پکیساں

من منگی ہر شئے گھر بیٹھیں ڈیساں
کجھ توں وی سوہنڑاں سٹ چا خدا تے

مندریاں تے بندڑے ہتھں تے گھڑیاں
سبھے سنہری سبھے موتی جڑیاں
سب چیزاں ہوسن تیئں کول گھڑیاں
جتیاں تلے دار گھنساں پوا تے

عطر گلابی مشکی تے فتنے
تیکوں خبر کیا آن ڈیساں کتنے
آن ڈیساں جند کوں' جند منگسی جتنے
کہیں بھوں منگا تے کہیں بھو اوا تے

ھک سوال سوہنڑاں خرم دا من گھن
مویاں دیاں خبراں خود آپ آن گھن
جند جان کڈھ گھن' لٹ مال دھن گھن
ھاں ٹھار بیٹھا نت ھیں اوا تے

ھک وار لنگھ آ ساڈی توں جا تے
واریاں کریساں سکاں لما تے

غزل

حسن عباسی۔خیرپور ٹامیوالی

چفیر اجے اندھارے ھن تاں تسج گئے ہن
اساڈی اکھیں دے سارے منظر وسج گئے ہن

میں انھاں جذبیاں کوں کیویں نویں حیاتی بخشاں
جیڑھے زمانے دے ھتوں دل وچ پرتج گئے ہن

میں اوں ہوا وچ وی اپنے پیریں کھڑوتا ریہاں
جیڑھی ہوا وچ درخت منڈھوں پٹیج گئے ہن

اساڈی سوچاں دے پکھی کیویں اڈاری مارن
انہاں دے پر تاں اڈن توں پہلے کٹیج گئے ہن

میڈی مقدر دے دھاگے وی کجھ عجیب ہن پئے
میں جتنا سلجھیندا ریہاں اتنے گوبجیج گئے ہن

حسن میں کتھاں بناواں ونج تے ٹھکانہ اپنا
جو اوندی اکھیں دے بوھے وی ہن مرتج گئے ہن

غزل

طاہرہ مریم روشی   لودھراں

کون کہیں دے نیر پوچھیندے سبھے کوڑیاں گالھیں ھن
کیہڑے کیہے قول نبھیندے سبھے کوڑیاں گالھیں ھن

کھلیاں کلیاں سب کوں بھاون پھل۔ ہر کوئی لال پٹیندے
کریاں پتیاں کیہڑے چیندے سبھے کوڑیاں گالھیں ھن

کون کہیں دی خاطر جیندے کون کہیں دی خاطر مردے
ہر کوئی ایویں کوڑ مریندے سبھے کوڑیاں گالھیں ھن

سسی پنوں' لیلی مجنوں اے سوہنٹری مہینوال دے قصے
میں آہدی' جو دی سڑویندے سبھے کوڑیاں گالھیں ھن

ہر کوئی چاہندے طاہرہ میڈے اچے محل چوبارے ہوون
اجڑے کھولے کون وسیندے سبھے کوڑیاں گالھیں ھن

غزل

گل زیب حسن خاکوانی

دل دردوں خالی تھی ونجے
دل نت خوشحالی تھی ونجے

میں آس دا بوٹا لینداں ہاں
متاں اتھ ہریالی تھی ونجے

میڈیاں اکھیں اج وی راہ ڈھدن
متاں خیر وصالی تھی ونجے

او نے کیئن دل تے ظلم بہوں
دل کیوں نہ موالی تھی ونجے

سب ڈکھڑے میڈے اندر کیوں
من خود سوالی تھی ونجے

میں بار برہوں تے چا گھنساں
تیڈی اکھ متوالی تھی ونجے

گل زیب حسن کوں خواباں وچ
ھک وار ڈکھالی تھی ونجے

کہ ول نواں سال آگیا ھے

بہار النساء

نہ کوئی محرم نہ کوئی راز داں ہے
زمیں ھے بلدی نہ سر تے چھاں ہے
پنزیب اج میڈی روندی پئی ھے
سنزیج اونکوں اے پوندی پئی اے
کہ ول نواں سال آ گیا ہے
خیال میکوں ڈوا گیا ہے
خوشی دے لمحے عجیب ہوندن
اے رسماں ریتاں رقیب ہوندن
تقاضے سارے نبھاونڑے ھن
تے زخم دل وی لکاونڑے ھن
اے میڈیاں لکھتاں تے قرض بنڑدے
وفا میڈی دا اے فرض بنڑدے
ولا میں تیکوں سلام بھیجاں
مبارکیں دا پیام بھیجاں

ھک نظم

صابر چشتی

لکھ گئی "چھ" کوں چھتری آکھے
ساڈے کیسے تاں "چھ" چھت اے
چھت وی اپنے چھپر دی

ڈوں نظماں

سلیم شہزاد

پل دی رات اے
پل دا ڈینہ اے
سکھے تن تے
سک دا مینہ اے
دل اچ بھونئیں
سامنے شینہ اے
چھتی رات اے
کلہا ڈینہ اے

بکھی رات اے
کالا ڈینہ اے
سامنے گھر دے
وسدا مینہ اے
چار چدھاروں
ڈسدا شینہ اے
کینجھی رات اے
کینجھا ڈینہ اے

جاگ سبھیݨ

ملک افتخاراللہ آس۔ بل

کے کھرکاواں
جھب جھب مٹی
کے تیئں آکھاں
تیڈے منہ دی جاگ سبھیݨ
کھیر کھٹورے کیسے
اندر
جوہرے کیسے

ویݨ

سݨ ویݨ میڈے
بھانویں چپ بیٹھاں
میں بہوں روندااں
جیویں
اجڑے گھرء چ درخت اتے
بچ
بچ ویندن
کجھ رسیاں دے
او ہینگھ ہائن
اتاں ڈیکھ تاں سہی
او بہوں روندن

چٹیاں کونجاں WHITE CRANES

رسول حمزہ توف ۔ قازقستان

ترجمہ! مطلوب بلوچ

انہیں جیالیں دے بارے
میں اکثر سوچیندا اں
جنہیں دیاں کوئی قبراں کائینی
جنہیں دے آخری نشاں دیاں
اساکوں خبراں کائینی
جیرھے کفن دے سانگھے
تے جیرھے دفن دے سانگھے
چٹیں براق کونجیں دی کار
ان مُکھیں مونجیں دی کار
چٹے کھیر تھی گیّن
اساڈیں دلیں تے تحریر تھی گیّن
ان او کونجیں دی کار
اُنہے اڈدے ہوین
انہیں دی اڈار ڈیکھ تے
انہیں دی جھار ڈیکھ تے
میں اچرک تانڑیں
اسمان کوں تکیندا رہ ویندا اں

میں دھرتی دھرتی دے پیر جھمیسن
تے اتھاں وی جڈاں انہیں دی جھار کوں
تماشاں توں ذرا پہلے اڈوا ڈیکھے
تاں میکوں ایویں لگے
اے چٹے کھیر شہسوار
دھرتی دے جانثار
افق دو ویندے ہوسن
تے حریت دیاں ھکلاں مریندے ہوسن
اے جیالے جیرھے میڈی جان ھن
میڈی دھرتی دی سنجان ھن
جڈاں وی انہیں دیاں جھاراں ڈیہداں
تے سوھنیاں قطاراں ڈیہداں
میکوں اے جھار ادھوری لگدی
جو شیت ھک ڈ ۔ننہ
میں وی انہیں دے کٹھے ضرور اڈساں
دھرتی واس میڈی اڈار ڈیکھسن
تے کونجیں دی پوری جھار ڈیکھسن

سرائیکی ادبی مجلس ۔ ھک جائزہ

قادر مصطفیٰ خان

دنیا دی کوئی وی چیز ہووے اوندے مفاد' اوندی اہمیت تے اوندے نمایاں پہلوآں تے بحث کرݨ ضروری ہے۔ ایں طرحاں نال اساں نہ صرف اعلیٰ مقصد پا گھنسوں بلکہ زندگی دے معیار کو وی اچا رکھ سکسوں۔ اتے ایہو طریقہ کار ازل کنوں چلیا آندے۔ ایں واسطے آپاں کوں لباس' کھاوݨ پیوݨ' اٹھݨ بہݨ' سماجی' ادبی' اقتصادی تے سیاسی معاملیاں دے بارے وچ بحث کریندے راہݨا چاہیدا ہے تاں جو اساں زندگی دے رازاں کنوں واقف تھی تے آپݨیں کیتے خوشحالی دا رستہ چݨ سگوں ۔

سئیں---- ! بحث مباحثہ ضرور کرو پر ایں گالھ دا وی ضرور خیال راہوے جو بحث برائے بحث نہ کیتی ونجے بلکہ ہک دی گالھ کوں سݨ تے' سمجھ تے' اتے اوندے روشن پہلوآں کو مدِ نظر رکھ تے ڈوجھے کوں جواب ڈیوݨاں چاہیدا ہے۔ ورنہ بحث برائے بحث نہ صرف دل آزاری دی وجہ بݨ سگدی ہے بلکہ دوستی دے رشتے وی دشمنی وچ تبدیل تھی سگدن۔ یعنی اے بحث تنقید بݨ ویسی تے ایندے نشتر دل تے ایہو جے گھاؤ لا ئیسن جو انھاں تے ہمدردیاں دے لکھ پھاہے پئے رکھو او بھریجݨ دی بجائے بئے وی ڈونگھے تھیندے ویسن ۔

سئیں--- ! صحت مند تنقید تے بحث دی اہمیت کنوں ہر کوئی واقف ہے جو ایندے نال انسان کوں زندگی دیاں اندھاریاں راتاں وچ روشن رستے مل ویندن۔ ایں واسطے جیویں زندگی دے ہر شعبے کیتے تنقید ضروری ہے ایویں ہی ادب کیتے وی صحت مند تنقید لازمی ہے تاں جو ادب دے بوٹے دیاں غیر ضروری تے بے ڈھنگیاں شاخاں کوں تراشیا ونج سگے

آہدن جو ادب زندگی دا سہارا ہوندے' اساڈے کردار دی نشاندہی کریندے تے اساڈیاں خوشیاں پھٹݨ دا چشمہ ہوندے۔ ادب نال نہ صرف قوماں دی عزت وابستہ ہوندی ہے بلکہ ادب قوماں دے درمیان تعلقات

بیاناں دا ذریعہ بنڑدے ۔۔۔۔۔۔ اتے ادب ہک ایہو جیا حکمران ہے جیڑا جو ہر زبان' ہر قوم تے ہر ملک تے بے تاج بادشاہی کریندے ۔۔۔۔ سچ آہدن جو با ادب با نصیب تے بے ادب بے نصیب۔ اتے میڈے نزدیک او لوگ جیہڑے جو پرورش لوح و قلم کریندن' جیڑے جو خون جگر وچ قلم بوڑ تے ادب تخلیق کریندن اتے جیڑے ادب دے پاسبان ہوندن او ایہو جی عظیم شخصیت بڑ ویندن جنہاں دا ناں ایں دنیا وچ بھوں اپنی عزت تے احترام نال گِداویندے تے او ایں دنیا دی تاریخ بڑ ویندن ۔۔۔۔ پر ایہو جیہاں تاریخ ساز ہستیاں کوئی کوئی ہوندن ۔۔۔ اج کل تاں جیڑے پاسے نگاہ پاؤ سورج مکھی دے پُھلاں آلی کار ہر بندہ سِر چاتی کھڑے جو سئیں میں شاعر ہاں۔ میں ادیب ہاں' میں پرورش لوح و قلم کریندا پیاں ۔۔۔۔ میں ادب دا رکھوالا ہاں' میں ہی ادب دا پاسبان ہاں' میں ہی ادب دا خدمت گزار ہاں بھانویں جو او الف کوں کلی وی نئیں جانڑدا۔ بھانویں جو ادب اوندیاں سترپشتاں کوں وی چھُو تے نئیں گزریا' بھانویں جو او ادب تاں ادب اے وی نئیں جانڑدا جو بے ادبی کیا ہے ۔۔۔ جیا صاحب ۔۔۔ ! ہک دور ہا جو جمڑ کنوں گھن تے مرڑ توڑیں علم حاصل کرڑ والے عالم اے آہدے راہندے ہن جو ہالی توڑیں تاں اساں علم دی الف بے کنوں ہی واقف نئیں تھئے تے اج کل دے دور وچ بھریاں پُریاں ادبی محفلاں وچ بھوں وڈے ان پڑھ (بھوں وڈے اصطلاح دے طور تے استعمال کیتا گئے جیویں جو بھوں وڈے عالم فاضل آکھیا ویندے) وڈے فخر نال اے اکھیندے پھردن جو اساں جاہل ضرور ہیں پر ادب کہیں دی میراث کینئی۔ جیا سئیں درست فرمیندن جو ادب وی اج کل بھینس بڑ چکے ۔۔۔ اتے جیندی لاٹھی اوندی بھینس والا اردو زبان دا محاورہ تاں تساں ساریاں سنڑیا ہویا ہوسی۔ پر دوستو ۔۔۔ ایں گالہ کوں ہرگز نہ بھلائے جو ہالی تاں جاہلیت دی سوٹی نال ادب دی بھینس کوں او آپڑیں مرضی تے ہکلی ودن پر جنیں ڈینہہ ادب دی بھینس بے قابو تھئی تاں نہ انھاں دی اگاڑی بچسی تے نہ پچھاڑی ۔۔۔۔ خیر آمدم برسر مطلب ۔۔۔ اے تمہید ایں واسطے ضروری ہائی جو اجکل جیڑا ادب تخلیق تھیندا پئے تے ایں ادب کوں جنڑاں ونڑاں تخلیق کریندا پئے اج دے نقاد دا فرض ہے جو صحیح سمت دا تعین کرے ورنہ آنونڑ والیاں نسلاں کیتے اے ادب' ادب کوئینا ہوسی بلکہ بے ادبی دا شاہکار ہوسی ۔۔۔۔ اے فرض صرف نقاداں دا وی نئیں بنڑدا بلکہ حکومت دی وی اے ذمے داری ہے جو انھاں تنظیماں' مجلساں تے اکادمیاں وغیرہ تے وی نگاہ رکھے جیکوں گرانٹاں ڈیندی ہے کہ او کیہو جیا ادب تخلیق پیاں کریندن اگر کوئی تنظیم' اکادمی یا مجلس صحیح معنیاں وچ ادب دی پرورش کریندی پئی ہے تاں حکومت دا اے فرض بنڑدے جو اوندی زیادہ کنوں زیادہ حوصلہ افزائی کرے ۔

سرائیکی ادبی مجلس (رجسٹرڈ) بھاول پور کوں پاکستان بھر وچ اے اعزاز حاصل ہے جو ایں نے سرائیکی زبان وچ سب توں زیادہ کتاباں چھاپن۔ تے اے ادارہ انتہائی مشکل تے نا مساعد حالات دے وچ وی آپڑیں مدد آپ دے تحت نہ صرف ادبی محفلاں سجیندا رہ گئے بلکہ کتاباں چھاپ تے آپڑیں زندہ وجود دا احساس ڈیویندا رہ گئے۔ ایندے باوجود وی آپڑیں سِر تے دست شفقت دا محتاج ہے لیکن نیتاں صاف ہوون تاں مراداں حاصل تھی ہی ویندن۔ چونکہ سرائیکی ادبی مجلس بے لوث خدمت دا جذبہ رکھیندی ہے تے آپڑیں آئین دی روشنی وچ آپڑیں منزل آلے پاسے ودھدی ویندی ہے ایں واسطے اے زمانے دی ناقدری کنوں مایوس کینئی بلکہ اے یقین کامل رکھیندی ہے جو او ڈینہہ ضرور آسی جڈݨ ایندے گل وچ ایندیاں خدمات دے صلے دے طور تے حوصلہ افزائی دا ہار پوایا ویسی۔ اتے سرپرست منتظم ادارے تے حکومت ایندیاں گرانٹاں وچ مناسب اضافہ کرتے ایکوں زیادہ کنوں زیادہ چنگا ادب چھاپݨ دا موقع ڈیسن ۔

بھاول پور وچ ہک بئی ادبی تنظیم المعروف اردو اکادمی ہے جیندے معتمد عمومی سئیں شاہد حسن رضوی ہن جیڑھے پچھلے سال حج دی سعادت حاصل کرتے آئین۔ اردو اکادمی ہک ادبی مجلہ الزبیر تے چنگیاں چنگیاں کتاباں وی چھپیندی ہے۔ایں اکادمی نے "دیوان فرید" دے قدیم نسخے کوں جدید لوازمات نال ڈیلکس ایڈیشن اچ چھاپڑ اے ہک قابل قدر تے تاریخ ساز کارنامہ ہے پر ایندی قیمت اتنی مہانگی ہے جو شاید دوکاندار ایں نسخے کوں ڈیکھݨ کیتے وی ہتھ نہ لاوݨ ڈیوے۔ ناویں سو روپے ہک نسخے دی قیمت کم از کم ایں ملک دے باشندیاں اتے خاص طور تے بھاول پور دے غریب لوکاں کیتے تاں بہوں ای زیادہ ہے۔ اساڈی بھاول پور دے ہر دلعزیز کمشنر چوہدری طارق محمود جیڑھے جو اردو اکادمی دے سرپرست وی ہن دی خدمت وچ گزارش ہے جو او ادبی اداریاں، لائبریریاں، ادیباں تے شاعراں کوں خصوصی رعایت نال زیادہ کنوں زیادہ ترائے سو روپے وچ ایہ تاریخی نسخہ ڈیون تاں جو دلچسپی رکھݨ والا ہر کوئی ایکوں حاصل کر سگے۔ اتے ہک بئی گزارش اساں سئیں طارق محمود دی خدمت وچ کریندوں جو اساں ہک عرصے کنوں دیداں لئی بیٹھوں جو او ہک واری تاں جھوک تشریف گھن آون تے سرائیکی ادبی مجلس دیاں کارگزاریاں ملاحظہ چا فرماون بس اساڈے کیتے انھاں دی اتنی سرپرستی کافی ہے اساں وعدہ کریندوں جو اساں آپڑیں "تنگی داماں" دا شکوہ کڈھائیں وی آپڑیاں لباں تے نہ گھن آسوں ۔

اے تاں سارے جانڑدن جو سرائیکی ادبی مجلس (رجسٹرڈ) بھاول پور ہر سال جشن بہاراں دے موقع تے آپڑیاں خوبصورت تقریبات دا اہتمام کریندی ہے جیندے وچ خواجہ فرید دی روہی دے خوبصورت رنگ کھنڈے

ہوئے ہوندن۔ انھاں تقریبات وچ کتاباں دی نمائش وی ہوندی ہے تے مشاعرے دا وی اہتمام کیتا ویندے۔
میاں نظام الدین حیدر ایوارڈ دے سلسلے وچ تقریری مقابلہ وی تھیندے تے لوک ثقافت دے فروغ کیتے لوک
موسیقی تے کلام فرید وی لوک فنکار پیش کریندن۔ ایں طرحاں سرائیکی ادبی مجلس نہ صرف کتاباں چھاپ تے
ادب دی خدمت پئی کریندی ہے بلکہ لوک ثقافت دے فروغ وچ وی ہک فعال ادارے دا کردار ادا کریندی پئی
ہے سالانہ تقریبات 95-1994 دے سلسلہ وچ چار نشستی پروگرام ترتیب ڈتا گیا ھا جیڑھا جو بخیرو خوبی تے
ہوں ای خوبصورتی نال توڑ کوں پہنچیا۔ ہر پروگرام دی ترتیب وار تفصیل قارئین کرام دی خدمت وچ پیش ہے

پہلی نشست ! افتتاحی تقریب تے تقسیم میاں نظام الدین حیدر ایوارڈ

24 مارچ 1995 ڈینہہ ! جمعتہ المبارک ویلہ ! 5.30 وجے شام

ایں تقریب دے مہمان خصوصی اسلامیہ یونیورسٹی بھاول پور دے ہر دلعزیز وائس چانسلر ڈاکٹر محمد بلال
سکھیرا ہن جیڑھے جو ٹھیک وقت تے تشریف گھن آئے اتے سئیں ظہیر الحسن رضوی ڈائریکٹر تعلقات عامہ
بھاول پور وی ویلے تے آ گئے۔ ایں طرحاں ایں تقریب دا آغاز انھاں دی صدارت وچ شروع تھی گیا۔ افتتاح
دے بعد میاں نظام الدین حیدر ایوارڈ دی تقسیم شروع تھیوݨ توں پہلے سئین نواز کاوش نے ایں ایوارڈ دے
بارے ڈسایا جو میاں نظام الدین حیدر مرحوم و مغفور ہفت پہلو شخصیت دے مالک ہن۔ نیک دل، علم پرور تے
ادب دوست ہن تے سرائیکی ادبی مجلس دی سرپرستی وی کریندے ہن۔ انھاں دے بعد سئیں حاجی میاں حسنین
حیدر نے آپڑیں والد گرامی دا ناں روشن رکھݨ کیتے " میاں نظام الدین حیدر ایوارڈ " سال 1993 توں ڈیوݨ دا
بیڑہ اٹھایا ہوئے۔ اے ایوارڈ یونیورسٹیاں تے کالجاں دے طلبہ کوں تقریری مقابلے وچ اول، دوم تے سوم پوزیشن
حاصل کرن تے ڈتا ویندے۔ سئیں نواز کاوش نے ڈسایا جو ایں سال دا موضوع " نیتاں صاف تے مراداں
حاصل " ھا۔ طالب علماں دے درمیان خوب مقابلہ تھیا تے ہر کہیں نے ودھ کنوں ودھ دلیلاں ڈتیاں تے ہر کوئی
ایں توقع تے ھا جو گولڈ میڈل دا حقدار او ہوسی پر جج صاحبان نے تاں صرف ترائے طالب علماں کوں ایں اعزاز
دا مستحق قرار ڈیوڑاں ہا۔ چنانچہ چیف جج سئیں فیض اللہ شاہ کنوینر نگران کونسل سرائیکی ادبی مجلس تے پروفیسر
غلام اکبر شیخ اتے پروفیسر زوار حسین شاہ دے فیصلے مطابق قائد اعظم میڈیکل کالج دے طالب علم ڈاکٹر

عبدالرحمان قیصرانی اول، کامرس کالج بہاول پور دے سئیں زوار حسین دوم تے کامرس کالج دے ہی طالب علم سئیں بشیر احمد کوں سوم قرار ڈتا گیا۔ اتے اے ایوارڈ انھاں ترائے طالب علماں کوں گولڈ میڈل دی صورت وچ ڈتا ویسی۔ "نیتاں صاف تے مراداں حاصل" موضوع وی بہوں خوبصورت ہا تے طالب علماں نے مخالفت تے موافقت وچ دلیلاں وی خوبصورت ڈتیاں۔ سئیں ممتاز حسین گیلانی دا تعلق اسلامیہ یونیورسٹی نال ہا۔ انھاں کوں انعام تاں ایں واسطے نہ مل سگیا جو انھاں نے آپڑیں تقریر پڑھ تے کیتی ہائی پر انھاں دی تقریر سنڑن آلی ہائی۔ سئیں زوار حسین دی تقریر دا ہر جملہ محاورہ ہا۔ انھاں نے محاوریاں کوں ایں سنہرپ نال ترتیب ڈتا ہویا ہا جیویں چنگا مالی کیاریاں وچ پھلاں دے بوٹے لائیناں وچ لائیندے تے رنگ برنگے بوٹیاں کوں ایں ترتیب ڈیندے جو جئیں ویلے کیاری پھلاں نال بھریجے تاں اویں لگدے جیویں مینہ دے بعد پینگھ نکل آئی ہووے۔ کوئی ڈو ترائے محاورے یاد رہ گئین۔ تساں وی پڑھ تے محظوظ تھیوو۔ "آون یار تے وکسن چھپھڑے" "جتھاں ملن چوپڑیاں، اتھاں مارن دھروکڑیاں" "پیسہ سٹ تے تماشہ ڈیکھ"

ڈوجھی نشست! کل پاکستان محفل مشاعرہ

24 مارچ 1995 ڈینہہ! جمعتہ المبارک ویلہ! 8.30 وجے رات

محفل مشاعرہ دے مہاندرے مہمان ملک ظہیر احمد اترا ہوراں صوبائی وزیر امور نوجواناں ہن تے صدارت خواجہ محمد عاقل کوریجہ ممبر صوبائی اسمبلی نے کرنی ھائی۔ ڈوہاں نے آونڑ دا پکا پکا وعدہ کیتا ہا پر سرکاری مصروفیات دی وجہ کنوں عین موقع تے انھاں نے معذرت کر گدی تے اساں وی انھاں دے ڈیکھنڑ دی سک رکھ تے آونڑ والے مہماناں کنوں معذرت کر گدی

بہرحال مشاعرے دی محفل آپڑیں جا تے سجھ گئی تے سئیں حبیب اللہ بھٹہ صدر پیپلز پارٹی بہاول پور شہر نے ایں محفل دی صدارت کرتے ایندا مانڑ ودھایا۔ اتے جئیں ویلے سئیں نواز کاوش نے مہمان خصوصی دی مسند تے تشریف گھن آونڑ کیتے معروف قانون دان، ادبی محفلاں دی جان، مقرر ہفت زبان سئیں ممتاز حسین بزمی ہوراں کوں دعوت ڈتی تاں پورا پنڈال تاڑیاں دی آواز نال گونج اٹھیا۔ اتے اے گونج اوں ویلے تئیں رہی جئیں ویلے تئیں او گاؤ تکیئے نال ٹیک لاتے نہ بہہ گئے تے آپڑیں ہوٹاں دی مخصوص مسکراہٹ تے اکھیں دی

خلوص چمک نال انھاں دا شکریہ نہ ادا کر ڈتا۔

جیویں پھلاں دی پہچاݨ انھاں دے رنگ تے خوشبو ہوندن، سجھ دی پہچاݨ اوندی روشنی ہے، چندر دی ٹھڈی مٹھی چاننی ہی اوندی شناخت ہے، ہرپاسے پھیلی ساول تے کھنڈے ہوئے رنگاں کوں ڈیکھدے ہی آکھ ڈیندے جو بہار دا موسم ہے۔ اونویں ہی انسان دی پہچاݨ اوندے عمل ہوندن۔ سئیں اجمل ملک دا ناں ریڈیو دے حوالے نال بہوں ای مشہور ہے۔ سب توں پہلے انھاں نے پروگرام "سوجھلا" وچ آپݨیں سنجاݨ آپݨ۔ی آواز دے ذریعے کرائی ہائی۔ پر ول ڈیکھدے ہی ڈیکھدے انھاں نے آپݨ۔ی پہچاݨ دا حلقہ وسیع کر گدا۔ جتھاں انھاں نے آپݨیں آواز دا جادو ڈرامیاں وچ جگایا اتھاں انھاں نے ریڈیو دے علاوہ اسٹیج وی سنبھال گدی۔ او اسٹیج سیکرٹری دے فرائض ایں خوبصورتی نال انجام ڈیندن کہ شہر دیاں ادھیاں تقریباں دے سیکرٹری او ہوندن تے ادھیاں تقریباں دی میزبانی سئیں ساجد درانی ہوراں سنبھال گھندن۔ اساڈی خوش قسمتی اے ہے جو ڈوہیں صاحبان سرائیکی ادبی مجلس دے ممبر ہن تے ول جڈݨ اے ڈوہیں اساڈی تقریب وچ موجود ہوون تاں ول سونے تے سہاگے والی مثال تاں تساں سݨی ہوئی ہوسی۔ ایں دفعہ سئیں ساجد درانی ٹی وی پروگرام دی ریکارڈنگ دے سلسلے وچ لاہور ہن ایں واسطے سئیں نواز کاوش نے محفل مشاعرہ دی اسٹیج سئیں اجمل ملک دے حوالے کیتی۔ اتے اجمل ملک نے شاعراں دی ترتیب انھاں دے مرتبے مطابق ڈیوٹ کیتے اساکوں یاد کیتا۔ مشاعرے وچ موجود کجھ نویں شاعرایہو جے وی ہن جنھاں دے بارے اے فیصلہ کرن مشکل ہا جو انھاں وچوں کہڑا جونیئر ہے۔ چنانچہ بسم اللہ پڑھ تے سئیں ارشد خامر ہوراں کوں سڈ گدا گیا۔ ڈو ترائے شعر بہوں ای پسند کیتے گئے

موسم نے ہواواں دے در کھول گدے ہن
اڈراک پرندیاں نے ول پر کھول گدے ہن
اے کیہو جے طوفان دے آوݨ دی ہے دہشت
شاخاں توں درختاں نے ثمر کھول گدے ہن
اکھ کھول گدی ہے اسان حالات توں پہلے
دیوار توں پہلے اساں در کھول گدے ہن

سئیں ارشد خامر توں بعد سئیں اقبال حسین بہلول، سئیں محسن بہاول پوری، سئیں جام ریاض، سئیں

مشتاق تنویر، سئیں آزاد خیرپوری، سئیں علی معین تے سئیں ابرار جعفر نقوی نے آپڑاں آپڑاں کلام پیش کیتا تے حسب کلام داد پاتی۔ انہاں شاعراں دے شعر اساں نوٹ نہ کر سگے ہاسے ایں واسطے تہاکوں انھاں دا کلام نہ پڑھوا سگسوں

جھوک سرائیکی وچ تھیون والے مشاعرے وچ اسلامیہ یونیورسٹی دے طالب علم سئیں سلیم عباس قیصر نے وی آپڑاں کلام سنڑایا۔ سئیں سلیم عباس قیصر جنیں ویلے صادق ایجرٹن کالج بہاول پور دے طالب علم ہن تاں اوں ویلے کالج دا مانڑ ہن اتے ہُنڑ او یونیورسٹی دی پہچانڑ ہن ۔
قومی زبان اردو وچ ہک شعر سئیں سلیم عباس قیصر دا

کافروں کو یونہی رندوں میں گنا جاتا ہے
مئے کدے سے تو ہر اک شخص مسلمان نکلا

سئیں فضل احمد شاہ بخاری صاحبزادہ ریاض رحمانی دے شاگرد ہن۔ عمر کوئی پنجاہ سال ہوسی۔ شاعری دے میدان اچ داخل تھئے ہوئے ڈوجھا سال ہے۔ پر ہنڑیں نال اے حال ہے

نت صفائیاں ڈیندا ڈیندا تھک گیاں
ظالماں نہ لا بیاں تہمتاں

ڈاکٹر محسن شہزاد قادر، معروف کہانی کار مہر قادر بخش یوسفی دے فرزند ہن اتے نانکے پاسوں آداب عرض تے سلام عرض دے مہان کہانی کار، ادیب تے شاعر اعظم یاد آ دے . بھترٹیجے ہن۔ گویا ادب جنم گھٹی دے طور ملیا۔ اولیت تعلیم کوں ڈتی۔ ڈاکٹری دا علم حاصل کرنڑ دے بعد ادب آ پاسے راغب تھیئن۔ نوجوان ہِن۔ عمر کوئی ستاوی اٹھاوی سال ہے۔ شاعری ترائے سالاں کنوں کریندے پئین اتے نثر پچھلے ڈو سالاں کنوں لکھنڑ شروع کیتی ہے۔ سئیں اشو لال فقیر دی شاگردی وچ ہن۔ ہک چھوٹی جی نظم بعنوان ''تس'' سنڑویندن :-

چار چودھار اساڈی ذات ءِ چ
ریت دے رنگ ہن وسدے
ساڈیاں اکھیں روز جیھاڑیں
نیل اسمان دو تکن
ساونڑ بنڑ بنڑ وسن

سئیں فیاض احمد فیاض بارھویں جماعت دے طالب علم ہن۔ ڈہ سال دی عمر کنوں شاعری کریندے پئین۔ انھاں دیاں ترائے نظماں "رانڑی خان، پولیس مین' اتے دھرتی ساڑ" نے کافی دُھم مچائی ہوئی ہے۔ انھاں کوں ہک پمفلٹ دی شکل وچ چھپوا وی چکن ۔

ہر جاتے میڈے نعرے، رکھین میں ہتھ جماتے
میں رانڑی خاں بنڑ گیالوکیں دا مال کھاتے

ہیرسیال دا ناں گھندے ہی جھنگ دی قد آور خوبرو خاتون دا خاکہ ابھر آندے پر "ترامے دے شہر" دی باسی سحرسیال نے جھوک سرائیکی دی اسٹیج توں جیں ویلے آپڑاں کلام پیش کرنڑ شروع کیتا تاں اساکوں پنجابی فلماں دے ڈائریکٹراں تے بھوں ای غصہ آیا جو او زیبا علی یا بابرہ شریف دی بجائے فردوس کوں ہیر کیوں بنڑیندے رہ گئین ــــــ اوہ اے تاں ہائی گالہ توں گالہ کیوں جو ہیر سیال تے سحرسیال مِلدا جُلدا ناں ہا۔ البتہ ڈوہاں وچ فرق اے ہے جو محترمہ سحرسیال نہ صرف شاعرہ ہِن بلکہ ریڈیو آرٹسٹ وی ہِن۔ اردو وچ ایم اے کیتا ہوئے۔ پندراں سالاں دی عمراں توں شاعری کریندے پئین۔ چھوٹی وڈی بحروچ بھوں ہی خوبصورت شعرا کھیندن ۔

نکے نکے لوک ہیں اساں، ڈکھ وی اساڈے نکے نکے
تریمہ اساڈی رِتکھی رِتکھی ٹوبیاں پانڑی جھکے جھکے

جیرھا میکوں اندر دے سبھ بھید ڈساوے سارے کھل تے
میں تاں منگدی روہی کولوں اوہو فرید فقیراں

سئیں شاہد حسن جسکانی دا تعلق ڈیرہ غازی نال ہے۔ عمر کوئی پنتالی سال ہے پر بھرا اساڈا لگدا ہالی وی بال ہے۔ جے ثریا ملتانیکر کافی چا سنڑاوے تاں مریندا دھمال ہے۔ شاعری آپ کریندن۔ نثر آپ لکھدن۔ صحافت آپ کریندن۔ فوٹوگرافی دا شوق آپ فرمیندن۔ ریڈیو دے ہر شعبے وچ موجود آپ ہن۔ کمنٹیٹر آپ ہن۔ گویا ہر شعبے تے ہر میدان کوں آزما چکن۔ جیا سئیں اگر پہلوانی وچ آ ونجن تاں انھاں کنوں کون جتے۔؟ کیندی مجال ہے۔ پر سائیں بقول عبدالباسط بھٹی بسترا انجوانج تے یاری بحال ہے۔ ہک شعر انھاں دا معذرت نال ہے

دشمناں دی دشمنی تے کر یقین
سنگتیاں کوں آزماوݨ چھوڑ ڈے

ہݨ تسی ارفان جمیل توں خبراں سنڑو ---- جیا سئیں اسی تسی لسی پسی کریندا ؛ عرفان جمیل اج پاکستان ٹیلی وژن دا نیوز کاسٹر بݨ چکے۔ ریڈیو پاکستان بہاول پور دے ایں آرٹسٹ نے بہوں دِھکڑے دھوڑے کھادن۔ سکول ٹیچری توں گھن تے کالج دی لیکچراری توڑیں ریڈیو پاکستان توں گھن تے پاکستان ٹیلی وژن توڑیں پندھ کریندے ہوئے ایندیاں راہواں وچ بہوں سارے کنڈے کِھنڈائے گئے پر جذبے سچے ہوون تاں منزل خودبخود ٹُر تے آویندی ہے۔ اللہ کرے زور ترقی بیا زیادہ۔ سئیں قاسم جلال دے ایں شاگرد خاص دا ہک شعر

ہک ڈینہہ خالی ونیسیں توں اوں شوم دے دروازے توں
او کنجوس بھلا کے توڑیں آپݨے ڈکھ ونڈیسی

سئیں فدا حسین شہباز غزل، نظم، مسدس، ڈوہڑہ، مخمس، بند، قطعہ، قصیدہ تے منقبت دی اصناف وچ طبع ازمائی کریندن۔ ہک شعر :-

من دی وِنجھلی دے نُر پیندیں تھی گئے چٹے وال
میں ہاں رُلی ہیر دا رانجھا جوگیں والے حال

سئیں دلنور نور پوری کوں تاں سرائیکی ادبی ویسیب دے سارے لوک جاݨدن پر احمد بخش ولد ملک محمد موسیٰ ذات کھوکھر پیشہ تجارت دا اج اساں تعارف پیش کریندے ہے۔ سال سن 1958 سال پیدائش ہے۔ دی گوٹھ غنی ڈاکخانہ نور پور نورنگا وچ رہائش ہے۔ ویہہ باوی سالاں کنوں شاعری کوں نشانہ بݨرائی ودن۔ سئیں دلکش اماموی کوں استاد منیدن تے سرائیکی دی خدمت دا جذبہ رکھیندن۔ سرائیکی نال محبت دا یقین ایں طرحاں ڈیویندن جو ہݨ توڑیں سرائیکی کتاباں چھاپݨ دیاں پوریاں ترائے سنچریاں مکمل کر چکن۔ چاہیدا تاں ہا جو آپڑیں آپ کوں احمد بخش گوٹھ غنوی سڈواون ہا پر اے انھاں دی آپڑیں مرضی ہے جو او آپڑیں آپ کوں دلنور نور پوری اکھویندن۔ آخر تاں کوئی وجہ ضرور ہوسی انھاں دا اے شعر پڑھو شاید تہاکوں کجھ پتہ لگ ونجے :۔

شعر میڈے ہن اوکوں دلنور لگدے بے چسے
میڈی چاہت جئیں کیتے غزلاں لکھیندی رہ گئی

بلوچ برادری نال تعلق تعلیم ایم اے۔ پیشہ تدریس۔ ناں محمد نواز اتے تخلص نواز جاوید ہے۔ عمر چالیہ سال ہے۔ سال سن 1972 کنوں شاعری دیاں تمام اصناف تے مشق سخن کریندے پئین۔ اتے کوئی ویہہ سالاں کنوں افسانہ نگاری' تے تنقید آلے پاسے وی توجہ ڈیندے پئین۔ انھاں دیاں ترائے کتاباں وی چھپ چکن جنھاں دے ناں ہن۔ "تانگھاں' سجاد حیدر پرویز دا فن تے شخصیت' اتے اکھراں دی خوشبو۔" شاعری وچ انھاں دے استاد سئیں جاوید احسن خان ہن۔ استاد دی محبت دے ثبوت وچ آپڑاں تخلص وی جاوید رکھ چھوڑیے نیں ۔"مٹی دا خمیر" ڈیرہ غازی خاں توں اٹھیئے تے آپڑیں اکھراں دی خوشبو گھن تے جھوک سرائیکی تشریف گھن آئے ہن۔ سئیں نواز جاوید ہوراں دا ہک قطعہ ملاحظہ فرماؤ

دوستی دا سنگھار پیسہ ہے۔ دھج اتے اختیار پیسہ ہے
اتھاں جاوید کوئی مخلص نئیں۔ سب دے سر تے سوار پیسہ ہے

سئیں صابر چشتی نوجوان شاعر ہن ۔ مسیحا وی ہن۔ پر کہیں ایہو جے درد دے مٹھے ہوئے ہن جو بس کو پھوکا کافی ہے۔ ایندے باوجود قوم دا وی درد اپنے اندر رکھیندن :

ساڈی دھرتی سونے ورگی، لیندا ویندے کون لپیٹے
اٹھی صابرؔ سوجھلا تھی گئے، تیڈے کیتے سجھ کوں ای چیٹے

موسم بھوں ای چنگا ہووے۔ بہاراں دے رنگ کھنڈے ہوئے ہوون، رنگ برنگیاں بدلیاں اسمان تے ایویں ۔ بھجیاں وریاں ہوون جیویں توڑے توڑیاں روہی دیاں نکیاں نکیاں ٹبیاں تے دھرکدیاں وریاں ہوون تے اے ساری تفصیل لکھن دی بجائے نثر نگاراں نے اے لکھن شروع کر ڈتا ہا جو اسمان تے بدل ایویں تردے ودے ہن جیویں ارمان عثمانی دی غزل دا مطلع ہووے۔ ایہو جے شاعر دی شاگردی وچ فن کو نکھارن آلے کوں آپڑیں کلام تے بلاشبہ ناز ہووڑاں چاہیدا اے ۔ اتے ایں ناز کوں نخرا وی اوں ویلے مل ویندے جئیں ویلے سلیم شہزاد دا دست شفقت وی پھروبنجے۔ ڈو خوبصورت جذبیاں دی شاعری کرن والیاں دی شاگردی حاصل کرن دا اعزاز سئیں سرور ناز کوں حاصل ہے۔ اردو سرائیکی تے پنجابی زبان وچ شاعری کریندے ہوئے تریہہ سال گزر گئین۔ اتے اتنا ہی عرصہ نثر نگاری وچ وی گزار چکن۔ اخباراں وچ کالم نگاری وی کریندن۔ سرائیکی کلام سنڑو

جڈاں ڈھول مٹھا گھر آسیں توں میں رج رج ڈھول وجیساں جھمریں پیساں
تیڈے ول آون تے چن ماہی میں لکھ لکھ جشن منیساں جھمریں پیساں
تیڈی دید عید سعید میڈی میں منتاں یار لہیساں جھمریں پیساں
ول سرور نازؔ قسم رب دی میں کوٹ مٹھن تئیں ویساں جھمریں پیساں

سئیں وقار عزیز صدیقی توڑیں سرور ناز توں جونیئر ہن ۔ پر وڈے خاندانی حوالیاں اعزاز احمد آذر شاعر، نصرت ٹھاکر تے افتخار مجازؔ ٹی وی پروڈیوسر دے نال نال آپڑیں منفرد کلام دی وجہ کنوں وڈا قد رکھیندن۔ اردو کلام وچوں کجھ اشعار پیش ہن

قرعہ کانٹوں کا نکلا میرے نام ' اس کے حصے میں سب گلاب آئے
آئینوں کے سوال بھیجے تھے' کرچیاں کرچیاں جواب آئے
دل کا کچا گھڑا ڈبونے کو' غم جاناں تیرے چناب آئے

ڈیرہ غازی خان توں آوݨ والی مہمان شاعرہ شاہین ڈیروی نے وی سرائیکی شاعری سُݨݨ والیاں وچ آپݨی شاعری دیاں دھماں پاتیاں ہویاں ہن۔ جونہی انھاں کوں دعوت کلام ڈتی گئی سامعین وچوں آواز آئی۔ " تیڈا ساڈا جوڑ نہ کوئی" سنڑاؤ۔ چنانچہ سامعین دی فرمائش دے احترام وچ انھاں آپݨاں کلام پڑھیا

تیڈا ساڈا جوڑ نہ کوئی' میں سایہ توں سورج
توں جے کول اَڈویں میڈے' تاں ڈھولا ویساں ڈھل وے

محترمہ بہار النساء بہار دا ناں سرائیکی ادیباں تے شاعراں دی محفل وچ ہک معروف ناں ہے۔ "چھل بل اکھیں" دی شاعرہ بہار النساء بہار دے کلام تے وی آپݨے ناں آلی کار بہاراں دی چھاپ ہے۔ ڈکھ درد تاں زندگی دے ساتھی ہوندن پر او انھاں کوں بھل تے روشن پہلو ڈیکھݨ دی تلقین کریندی راہندی ہے

بے پرواہ کوں گول نہ جندڑی' دل دروازے کھول نہ جندڑی
دھکڑے دھوڑے ڈکھ تے غم کوں بیٹھی ایویں تول نہ جندڑی
چھل بل اکھیں بھانویں بلکن اے بھانبڑ توں پھول نہ جندڑی
گھمن گھیری سوچ دی بیڑی لکھتاں دا کوئی مول نہ جندڑی
دل دی کونج پئی کُرلاوے لب سی گھِن پر بول نہ جندڑی
اکھیاں وچ تصویر سجݨ دی بھانویں راہوے کول نہ جندڑی
ڈھول ہے میڈا میں ڈھولݨ دی
ڈیکھ بہار کوں رول نہ جندڑی

جیویں جو موسماں وچ موسم بہار دا ہوندے۔ ایویں ہی پھلاں وچ پھل گلاب دا ہوندے۔ بلاشبہ ایکوں پھلاں دا بادشاہ آکھیا ونج سگیندے۔ گلاب آپݨی تمکنت، آپݨی وجاہت تے آپݨے جاہ و جلال دی وجہ کنوں آپݨی پیچاݨ کرویندے۔ ایویں ہی شاعری تاں ڈھیر سارے کریندے ہین پر شاعری دی دنیاں وچ آپݨے ناں دا سکہ جماوݨ والی شاعرہ نوشی گیلانی نے وی جھوک سرائیکی دی اسٹیج توں آپݨاں کلام سݨایا

ہر ذرہ امید سے خوشبو نکل آئے، تنہائی کے صحرا میں اگر تو نکل آئے

کیسا لگے اس بار اگر موسم گل میں، تتلی کا بدن اوڑھ کے جگنو نکل آئے

پھر دل نے کیا ترک تعلق کا ارادہ، پھر تجھ سے ملاقات کے پہلو نکل آئے

پھر دن تیری یادوں کی منڈیروں پہ گذرا، پھر شام ہوئی آنکھ سے آنسو نکل آئے

نوشی گیلانی توں بعد سئیں منور جمیل قریشی نے وی سامعین کوں آپݨیں کلام بلاغت نظام نال محظوظ کیتا۔ افسوس جو اساں انھاں دا کلام نہ نوٹ کر سگے۔ انھاں دے بعد جدید رویاں دے شاعر پروفیسر نواز کاوش کوں دعوت کلام ڈتی گئی۔ سئیں نواز کاوش دا ہک شعر ملاحظہ فرماؤ

لک چھپا کھیڈݨ کیتے نکلے جڈاں چن رات او

چندر توں لتھی ہوئی فطرت دی رعنائی لگے

سئیں نواز کاوش دے بعد سئیں عبدالقادر دامی ہوراں نے نظم "جشن فرید" سݨوائی تے ہݨ دعوت کلام ڈتی گئی بزرگ شاعرہ انجم گیلانی شان صاحبہ کوں۔

محترمہ انجم گیلانی شان صاحبہ اوں شخصیت نال نسبت رکھیندن جیندی وجہ کنوں بہاول پور دی ساری فضا شعر و ادب دی خوشبو نال مہک اٹھی ہائی۔ حضرت محی الدین شاؔن نے سیاست، ادب، صحافت تے ثقافت دے میدان وچ او کارہائے نمایاں انجام ڈتے کہ انھاں دی چمک دمک نال ایں ویلے توڑیں بہاولپور دیاں فضاواں منور ہن۔ پہلے محی الدین شاؔن دی کافی توں ہک بند

غم دے پیالے پیندی ہاں، پئی ڈاہڈی اوکھی تھیندی ہاں
ہک تیڈی سک وچ جیندی ہاں، گھن کے ناں تیڈا نھراں
توں خود ڈسا کیویں کراں،
کئیں در ونجاں کن رُل مراں

ے ہن محترمہ انجم گیلانی شان دا نوحۂ غم :۔

ہر سانس جو سینے میں رواں ہے وہ دھواں ہے
غم ہے کہ در و دیوار پہ اب رقص کناں ہے
زندہ ہوں مگر اپنے لیے آپ ہوں مدفن
اب دل پہ میرے درد کا ایک کوہِ گراں ہے
جانا ہے بہت دور مجھے ارض و سما سے
جانا ہے وہاں مجھ کو میرا شانؔ جہاں ہے
کوئی یہ بتاؤ کہ میرا شانؔ کہاں ہے

سلیم شہزاد ہوراں دی شاعری دا محور نظماں ہن۔ اگر اے آکھیا ونجے جو او بہوں خوبصورت نظماں دے
اعرہن تاں بے جا نہ ہوسی۔ انھاں دی ہک خوبصورت نظم دے ڈو ترائے شعر :۔

اوندا جُوڑا جیکر کھل ونجے، اُتھاں سجھ دا چیتا رُل ونجے
اُوندے ریشم ریشم پیراں توں، چندر مصری بݨ تے گھُل ونجے
اَساں چُنی اوندے تن دی، اساں والی بݨ گئے کن دی
ساکوں سُدھ نہ راہوے من دی۔

حکیم فضل حسین ذوق کوں شاعری وراثت وچ ملی ہے۔ آپ ہک عرصے توں شاعری کریندے ویندن۔ انھاں دا کلام تے تحریراں مقامی اخباراں دی زینت بنڑدیاں راہندن۔ ایویں ہی ارشاد متین صاحب طرز ادیب تے شاعر ہن تے اجمل ملک ہوراں دی صدا کاری دے علاوہ شاعری وچ وی طبع آزمائی کریندے راہندن تے بزرگ شاعر اے ڈی آدم دا کلام وی سخن نال تعلق رکھیندے پر انھاں ساریاں دا کلام ایں رپورٹ وچ نہ پڑھوا سگوں تے معذرت چاہندے ہیں۔ اساکوں وی دعوت کلام ڈتی گئی ہائی پر ڈھیر سارے شاعراں دا کلام نوٹ نہ کرتے تہاڈے توڑیں نہ پچاوݨ دی سزا دے طور تے اساں وی آپڑاں کلام تحریر نیں کریندے۔

سئیں نواز شیدائوی دی شاعری دی سوغات "مسی" دے ناں نال آنوݨ والی ہے انھاں جھوک سرائیکی وچ منائے ونجن والے "جشن فرید" دی مناسبت نال ہک نظم آکھی ہے ہک شعر ملاحظہ فرماؤ

جشن نام تیڈے دے اوں جا نیندن جتھاں دید رحمت دی بھالی فرید
نوابیں تیڈے در تے آ سر جھکایا شہنشاہ تیڈے ہن سوالی فرید

ڈاکٹر نصراللہ خان ناصر آپݨی ذات وچ آپ انجمن ہے۔ او قسمت دا ایہو جیہا دھنی ہے جو جیڑے وی شعبے وچ ٹرپوے کامیابی تے عظمت خود بخود ٹر تے آویندی ہے۔ پہلے او صرف نصراللہ خان ناصر ہائی ہݨ پی ایچ ڈی کر تے ڈاکٹر نصراللہ خان ناصر بݨ چکے۔ اوں نے ریڈیو دے شعبے وچ قدم رکھیا تاں ایشائی ایوارڈ حاصل کر تے پاکستان دا ناں روشن کر ڈتا۔ او نہ صرف عظیم براڈ کاسٹر ہے بلکہ سرائیکی ادب دی دنیاں دی سنجاݨ ہے۔ اتے اوں نے جئیں ویلے شاعری کوں "اجرک" پوائی تاں صدارتی انعام دا حقدار بݨ گیا۔ سرائیکی نظماں دے خوبصورت مجموعے "اجرک" وچوں ہک خوبصورت نظم "دھرتی جایا" پیش ہے

میں ہک لفظ نی کُھسکیا اج تئیں
اوچ شہر دے مقبرے سارے
بی بی جند وڈی دا روضہ
بلہ بلہ تھی تے ڈھاندے ویندن

پتن منارا جینکوں صدیاں

نو نو سو سلامیاں ڈیون

ر کردا وینـدے

میکوں فکر ء میڈے بالیں

میں توں میڈا شجرہ پچھیا

تاں میں کیا اکھیساں

اے نظم 1990 وچ چھپی ہائی تے سئیں نصراللہ خاں ناصر دی خاموش ارداس تے حکومت نے کجھ توجہ ڈتی ہے تے بی بی جند وڈی دے روضے کوں کجھ سنبھالا ڈے ڈتے) ۔ صاحبزادہ ریاض احمد رحمانی دا جم 1924 ہے۔ ویہہ سالاں بعد 1944 وچ شاعری دی چس پئے گئی۔ پنجھاہ سالاں بعد پہلا مجموعہ کلام "سوچاں خشبو لفظ گلاب" سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور کوں اکادمی ادبیات پاکستان دے تعاون نال چھاپݨ دا اعزاز حاصل تھئے۔ انھاں دے بے شمار صاحب دیوان شاگرد ہن۔ اتے خود حضرت خرم بہاولپوری دے شاگرد ہووݨ تے فخر محسوس کریندن ۔ وراثت وچ شاعری آپڑیں وڈے بال رشید عثمانی کوں ڈتی ہے نیں۔ انھاں دی ہک نظم حضرت خواجہ غلام فرید دا ہک شعر ملاحظہ فرماؤ

ہکا ذات سنجاتی دوئی دا نقش مٹایا پیر فرید

الف ہکو ہم بس دے میانجی سچ فرمایا پیر فرید

دبیر الملک نقوی احمد پوری دا شمار بزرگ سینئر شعرا وچوں تھیندے۔ آپ خود ہک دبستان ہن۔ اصلاح ڈیوݨ کیتے ہر ویلے آپݨے دروازے کھلے رکھیندن۔ ایہا وجہ ہے جو احمد پور وچ شاعری دی لو نظر آندی ہے۔ ڈو شعر سئیں نقوی احمد پوری ہوراں دے ۔

میں او سقراط ہاں جو زہر دا جام ' نال ہوٹھاں دے لاتے کھل پوندان

بے خودی دی میں سانگ تے نقوی ' سر خودی دا چڑھا تے کھل پوندان

تریجھی نشست: توسیعی لیکچر

25 مارچ 1995 ــــــــ ڈینہ: چھنڑ چھنڑ ــــــــ ویلہ: 5.30 وجے شام

ایں نشست دے مہمانِ خصوصی سئیں فخرالزماں، چیئرمین قومی کمیشن برائے تاریخ و ثقافت و چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ہِن اتے صدارت سئیں طارق محمود کمشنر بہاولپور ڈویژن نے کرنی ہائی اتے توسیعی لیکچر پروفیسر محمد اسلم انصاری نے ڈیونڑاں ہا۔ ترینہاں نے آونڑ دا وعدہ وی خوب کیتا ہا تے اساں وی انہاں دا انتظار کیتا پر ترینہے صاحبان دی آخری وخت تک جیہڑیں تشریف آوری نہ تھی سگی تاں توسیعی لیکچر تے معروف محقق، ادیب، شاعر تے ریڈیو پاکستان دے سینئر پروڈیوسر سئیں ڈاکٹر نصراللہ خان ناصر نے فی البدیہہ ایہو جی عالمانہ تے تحقیقی گفتگو کیتی کہ ہر کوئی واہ واہ کرنڑ لگ پیا۔ انھاں دے بعد سئیں جاوید احسن ریزیڈنٹ ڈائریکٹر نیشنل سنٹر نے وی رجھاونڑ والے لیکچر نال سامعین تے خوب تاثر چھوڑیا۔ آخیر وچ ایں نشست دے مہمان خصوصی معروف سرائیکی رائیٹر عظیم صداکار تے ریڈیو پاکستان بہاولپور دے پروگرام منیجر سئیں اکرم شاد نے آپنڑے پُرمغز تے پراثر خیالات دا اظہار کیتا۔

چوتھی نِشست: عارفانہ کلام تے لوک موسیقی

25 مارچ 1995 ــــــــ ڈینہ: چھنڑ چھنڑ ــــــــ ویلہ: 8.30 وجے شام

ایں نشست دے مہمان خصوصی میاں بشیراحمد منیجنگ ڈائریکٹر چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور ہن۔ اتے اے حسن اتفاق ہا جو پچھلے سال دی انھاں نے ہی ایں تقریب وچ بطور مہمان خصوصی شرکت کیتی ہائی۔ عارفانہ کلام تے لوک موسیقی دی ایں نشست دی صدارت بہاولپور میونسپل کارپوریشن دے سابق میئر، سابق ممبر صوبائی اسمبلی تے معروف صنعت کار چوہدری عبدالمجید ہوراں نے کیتی۔ اتے فنکاراں وچوں روزینہ مشرف، نقیرا بھگت، حسینہ بیگم، ممتاز بیگم، نجمہ خانم، امیر حسین تے غلام رسول ہوراں نے آپڑیں آپڑیں فن دا مظاہرہ کیتا تے خوب داد پاتی۔

اتے ایں نشست دے خاتمے دے نال ہی سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور دے زیرِ اہتمام منائے ونجݨ والے ڈو روزہ جشن فرید ر جشن بہاراں تے سالانہ تقریبات دا اختتام تھی گیا۔ انھاں تقریبات دے انعقاد دے سلسلے وچ اساں پروفیسر ڈاکٹر محمد بلال سکھیرا وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، سئیں ظہیر الحسن رضوی ڈائریکٹر تعلقات عامہ بہاولپور، سابق ایم این اے سئیں نور محمد ہاشمی، ممتاز صنعتکار چوہدری عبدالمجید، سئیں حبیب اللہ بھٹہ صدر پی پی پی حلقہ 222، میاں بشیر احمد سابق مینجنگ ڈائریکٹر سی ڈی اے بہاولپور، معروف قانون دان ممتاز حسین بزمی، معروف سماجی شخصیت سئیں حسنین حیدر، سماجی رہنما اصغر عباسی، سئیں احسان احمد، سئیں بلند خان مالک رینبو کاٹن فیکٹری لودھراں، کوکا کولا لغاری بیوریجز رحیم یار خان، ہمبا باٹلرز رحیم یار خاں دے علاوہ نگران کونسل سرائیکی ادبی مجلس دے کنوینر سئیں فیض اللہ شاہ، نگران کونسل دے ڈوجھے ممبران پروفیسر ڈاکٹر اسلم ادیب، پروفیسر ڈاکٹر سلیم ملک، ڈاکٹر نصراللہ خان ناصرؔ تے سرائیکی ادبی مجلس دے صدر سئیں دین محمد شاہ دے شکرگذار ہیں کہ جنھاں دے مفید مشوریاں تے تعاون نال اے تقریبات نہائت ہی کامیابی نال اختتام پذیر تھیاں اتے خصوصی طور تے انھاں اداریاں دے وی شکرگذار ہیں جنھاں دے مالی تعاون نال اے مجلس نہ صرف کتاباں چھاپ تے علم و ادب دی آبیاری کریندی پئی ہے بلکہ ایہو جیاں مثبت تقریباں کروا تے وی عوام وچ علم وادب تے ثقافت دے فروغ کیتے بہوں اہم کردار ادا کریندی پئی ہے اتے بھائی چارے تے یگانگت دی فضا پیدا کریندی ہے۔ انھاں اداریاں وچ اکادمی ادبیات اسلام آباد، محکمہ اطلاعات، [illegible]فت و امور نوجوانان حکومت پنجاب، میونسپل کارپوریشن بہاولپور تے ضلع کونسل بہاولپور شامل ہن ۔
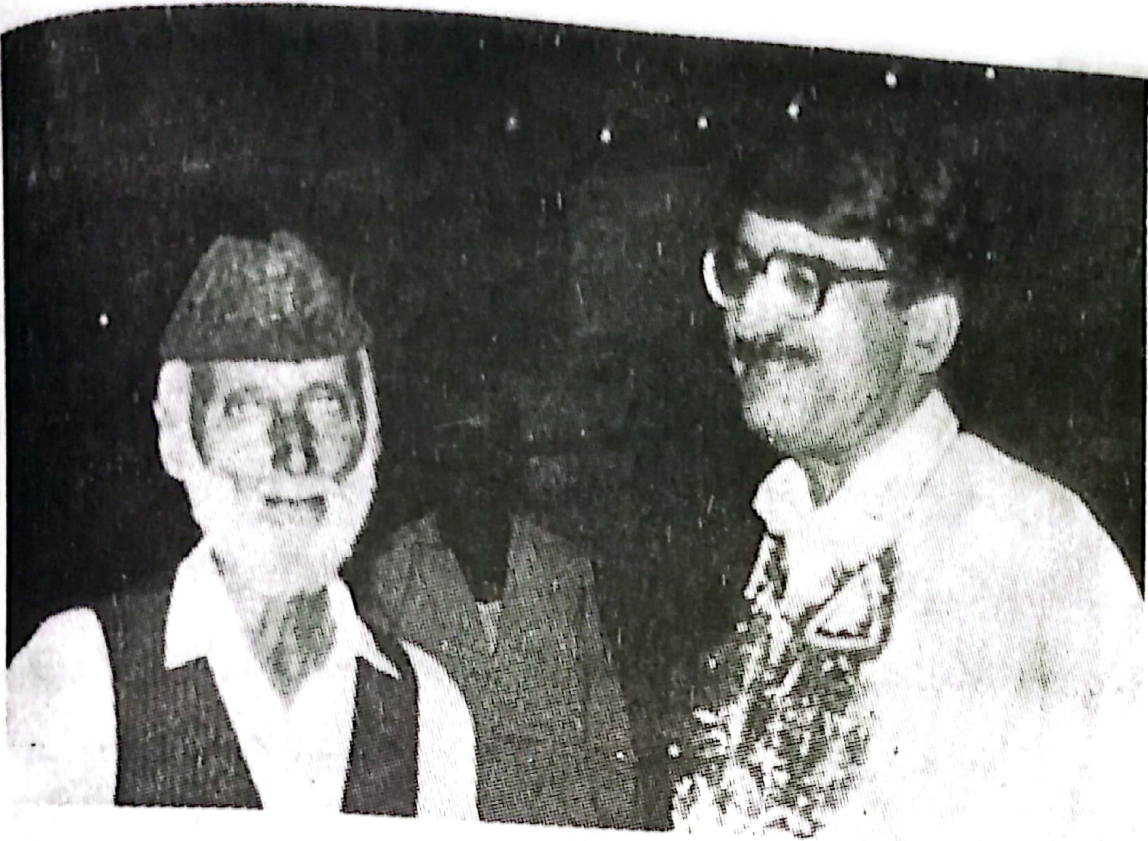
میاں بشیر احمد دا سرائیکی ادبی مجلس سید دین محمد شاہ استقبال کریندے ہن

سید ظہیر الحسن رضوی ڈائریکٹر تعلقات عامہ بہاولپور دا استقبال شیس نواز کاوش سیکرٹری جنرل کریندے ہن

محفل مشاعرہ دے صدر نشین ملک حبیب اللہ بھٹہ، مہمانِ خصوصی ممتاز حسین بزمی تے معروف شاعر دبیر الملک نقوی احمد پوری نمایاں نظر آندے ہن۔

امریکہ توں آئی ہوئی مہمان شاعرہ محترمہ نوشی گیلانی غزل سنیندے پئین۔

سابق ایم پی اے چوہدری عبدالمجید دا استقبال سلیم شہزاد ہوراں کریندے پئن

سید دین محمد شاہ صدر سرائیکی ادبی مجلس سئیں حسنین حیدر ہوراں کوں ٹرافی ڈیندے پئن

محترمہ شاہین ڈیروی غزل سنو یندے پئین

محترمہ بہار النسا بہار آپڑاں کلام سنڑویندے ہین ۔

محترمہ سحر سیال آپڑاں کلام پیش کریندے پئین

روزینہ مشرف کلام فریدؒ پیش کریندے ہوئے

سویل - I
(شعبہ سرائیکی اسلامیہ یونیورسٹی دا جرنل ـ JOURNAL)

محمد اسماعیل احمدانی

شہرِ علم دے عمِ محترم دے فرزند حضرت عبداللہ عباس کوں پہلے مفسر قرآن ہووݨ دی سعادت حاصل ہے --- ول اوندی اولاد (عباسی) جتھاں دی گئی ہے،اوں نیں علم اتے ترویج علم کوں آپݨا شعار بݨائے ـ بغداد وچ مدرسہ نظامیہ بغداد اتے ول بغداد الجدید (بہاولپور) اچ جامعہ عباسیہ، بنو عباس حکمران خاندانیں دے میراثِ علم دیاں دائمی نشانیاں ہن --- ایہا جامعہ عباسیہ جیہڑے ویلے اسلامیہ یونیورسٹی بݨدی ہے تاں ول ایندے وچ پورے برصغیر دی قدیم ترین زبان "سرائیکی" دا شعبہ کھولیا ویندے --- ہر فعال تعلیمی ادارے واکوں ایں یونیورسٹی دے مستعد شعبہ سرائیکی نیں جتھاں طالب علماں دی صورت تردے پھردے علمی سفیر بلکہ عالمانہ کتاباں پیدا کیتن اتھاں علم و قرطاس دی دنیا داوی بھانگے بھائیوال ھک جرنل (میگزین) بصورت کتاب لڑی جاری کیتے ـ ایں جرنل دا ناں "سویل - I" (سویر، صبح،پرہ پھٹی، DAWN) رکھیا گیا۔ جیݨ سرائیکی زبان تے ادب دے سجھ ابھرݨ، ڈینہہ تھیوݨ دی بشارت ڈتی اے کہ ہݨ علم تے ادب دا سوجھلا (سرائیکی زبان تے ادب دے توسط تے حوالے نال) چودھار کھنڈ ویسی ـ

"سویل - I" دے چار بھانگے ہن :-

(۱) تحقیق (۲) تنقید، پرکھ (۳) تخلیق (۴) شخصیت نگاری، خاکے ---!

پوری کتاب وچ ۳۱۹ صفحے ہن جیندے وچوں وڈا بھانگا (۱۶۵ صفحے) تحقیقی مقالہ جات کوں ڈتا گئے ـ جتھوں ایں جرنل دی ٹھوس علمی لگن دا اندازہ تھیندے ـ جیندے وچ ڈاکٹر غلام علی الانہ، میر حسان الحیدری، شوکت مغل، ڈاکٹر سی ـ شیکل اتے جاوید چانڈیو جیہیں محققین دیاں نگارشات وی موجود ہن اتے موضوعات دی

دے وچ ہن - زبان دانی' لسانیات' فریدیات' نثر تے نظم دی ارتقائی تاریخ' شہر آشوب اتے کافی دا تقابلی جائزہ جیہیں بنیادی تے اہم مضامین شامل ہن پئے--- تنقید دے بھاگے وچ ترائے نظماں اتے ہک نثر دی کتاب تے سئیں علی تنہا' سئیں اسلم رسول پوری' ریاض بھٹی' اتے محمد اسماعیل احمدانی جیہیں معیاری لکھاریاں دیاں بے لاگ اتے کھری تنقید دیاں لکھتاں موجود ہن --- تخلیقی ادب دے حصے وچ افسانہ' ترجمہ کہانی اتے ناول دا ہک باب ہے جیکوں فکشن رائٹرز دے سرمور لکھاری ظفر لشاری' ارشاد تونسوی' ملک عبداللہ عرفان اتے محمد اسماعیل احمدانی نیں آپنیاں تخلیقات نال سنگھاریے --- ایں کنوں علاوہ سئیں جہانگیر مخلص دا شمالی علاقہ جات دا سفرنامہ ہے- سرائیکی نظم تے نثر دے موہری لکھاری سئیں ممتاز حیدر ڈاہر اتے بابائے اردو ڈاکٹر عبد الحق (خاکہ نگار سئیں انیس جیلانی) بارے خاکے ہن پئے ۔

کہیں تردید دے ۔ بھئو کنوں سوا وی آکھیا ونج سگیندے کہ پاکستان دی کہیں وی یونیورسٹی دے کہیں ملکی شعبے نیں اتلا ضخیم اتے ٹھوس علمی مواد دا حامل پرچہ (جرنل' میگزین' کتاب لڑی) پدھرا نہ کیتا ہوسی --- اصناف سخن دے رائٹرز' لکھاریاں تے سارے قابل ذکر مکاتب فکر کوں پوری پوری نمائندگی ملی ہے اتے تخلیقات دا معیار اتلا اچا ہے کہ او علاقائی زباناں تے اردو زبان دیاں لکھتاں نال اکھیں نال اکھیں رلا تے برملا سگدن- خصوصاً تحقیقی مضمون' سرائیکی زبان تے اوندی اصل نسل (غلام علی الانہ) ' فوائد فریدیہ (میر حسان الحیدری) ' تنقید' پرکھ وچ جھومری جھم نرے' تے اوندے کجھ علامتی کردار (محمد اسلم رسول پوری) علامتی افسانہ کھٹ دا عذاب (محمد اسماعیل احمدانی) اتے خاکہ بابائے اردو (انیس شاہ جیلانی) ایہو جیہاں لکھتاں ہن جنہاں کوں قومی اتے عالمی معیار دیاں نگارشات دے مقابلے وچ رکھیا ونج سگیندے --- "جرنل سویل - I" او تاریخ ساز ادبی دستاویز ہے جیندے تے شعبہ سرائیکی' اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور' لکھاری اتے مرتب سئیں جاوید چانڈیو فخر کر سگدن ---------

یہ قرار دادیں نئی منتخب انتظامیہ کونسل کے اجلاس میں متفقہ طور پر منظور کی گئیں جو 5 جنوری 1996ء کو زیر صدارت سید دین محمد شاہ، صدر سرائیکی ادبی مجلس، بہاول پور منعقد ہوا۔

قرارداد

اکادمی ادبیات پاکستان کی زیر اہتمام ہر سال اہل قلم کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ جس میں سرائیکی خطے سے تعلق رکھنے والے دانشوروں، شعراء و ادباء کو مناسب نمائندگی نہیں دی جاتی۔ سرائیکی ادبی مجلس بہاول پور کا آج کا اجلاس متفقہ طور پر قرار دیتا ہے کہ یہ بے انصافی ہے۔ اجلاس ارباب حل و عقد سے درخواست کرتا ہے کہ ایسی کانفرنسوں میں مجبور و محروم سرائیکی وسیب کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

قرارداد

پاکستان ٹیلی ویژن سے چند ماہ پیشتر ایک اعلان ہوا تھا جس کے مطابق اس کارپوریشن کی نئی پالیسی کا یہ انکشاف ہوا کہ ٹیلی ویژن سے سرائیکی کے سوا باقی تمام علاقائی زبانوں میں خبریں نشر ہوا کرینگی۔ سرائیکی ادبی مجلس کا آج کا اجلاس متفقہ طور پر قرار دیتا ہے کہ یہ بے انصافی ہے۔ حقیقت در اصل یہ ہے کہ سرائیکی زبان وطن عزیز میں سب سے وسیع خطے میں بولی، سمجھی جانے والی زبان ہے۔ سرائیکی وہ واحد علاقائی زبان ہے جو پاکستان کے تمام صوبوں میں رابطے کا کام دیتی ہے۔ مجلس کا آج کا اجلاس ارباب حل و عقد کی توجہ اس بے انصافی کی طرف مبذول کراتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ دوسری علاقائی زبانوں کی طرح نیشنل ہک اپ اور صوبائی سطح پر سرائیکی زبان میں خبریں اور دیگر پروگرام نشر کئے جائیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس بے انصافی کا ازالہ کیا جائے گا۔

مجلس انتظامیہ دا چناؤ

سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور دی جنرل کونسل دا اجلاس مورخہ 7 دسمبر 1995 کوں تھیا۔ جیندے وچ ڈو سالاں 1996 تے 1997 کیتے مجلس انتظامیہ دے مندرجہ ذیل نویں عہدیداران منتخب کیتے گئے:۔

صدر — سید دین محمد شاہ

نائب صدر — حکیم فضل حسین ذوق

نائب صدر — ملک ممتاز جاوید

نائب صدر خاتون — انجم گیلانی شان

سیکرٹری جنرل — نواز کاوش

ناظم مالیات — محمد اسلم ترین

ناظم مطبوعات — پروفیسر عطا محمد دلشاد کلانچوی

ناظم نشرو اشاعت — قادر مصطفیٰ خان

ڈپٹی سیکرٹری — رشید احمد قریشی

اسسٹنٹ سیکرٹری — محمدؐ مشتاق علی

ناظم شعبہ قرآن و حدیث — انیس نواز پیرزادہ

ناظم شعبہ تقریبات — حفیظ الرحمٰن

ناظم شعبہ خواتین — پروفیسر بتول رحمانی